اسلام اور صوتی جمالیات

از

ابو شہریار

۲۰۱۹

2021

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ

لغت

موسیقی و غنا کا قرآن میں ذکر ہے ؟

موسیقی سے متعلق احادیث کا جائزہ

مجھے آلات موسیقی الْمَلاهِي مٹا نے کے لئے بھیجا گیا ہے

موسیقی سننے والوں کو مسخ کر دیا جائے گا

پہلی روایت

دوسری روایت

روایت جامع الصحیح کی شرط پر نہیں ہے

روایت کے مفہوم میں فرق

ابن حزم کی جرح اور ابن حجر کا تعاقب

متن کا اضطراب

تیسری روایت

چوتھی روایت

پانچویں روایت

دور نبوی میں مدینہ میں گانے والی لونڈیاں

لونڈیاں یا معصوم بچیوں کا گانا ؟

دو آوازیں

گانے والی کی اجرت اور عبید اللہ بن زحر کا پروپیگنڈا

المعازف میں سے دف کو بجانا اسلام میں جائز ہے

موسیقی سننے والے مسلمانوں کی کفار پر فتح

اصحاب رسول سے منسوب منکر اقوال

بانسری سن کر کانوں میں انگلیاں دینا

طبل بجانا یا ڈھول بجانا حرام ہے ؟

دف بھی حرام ہے
دف بجانا صرف عورتوں کا کام ہے ؟
تابعین سے منسوب منکر اقوال
داود علیہ السلام اور موسیقی
فقہاء کے فتاوی
نتائج

پیش لفظ

قرآن میں وارد لھو کا لفظ ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جو غیر ضروری تفریح یا وقت کی بربادی ہو بلخصوص لہو اس عمل پر بولا گیا ہے جو اصل دین سے ہٹا دے لہذا بے جا لھو سے منع کیا گیا ہے- موسیقی اور چیزوں کی طرح اس میں شامل سمجھی جائے گی اگر یہ دینی امور سے غافل کر دے - لہو میں ہر وہ چیز ہے جو اصل دین سے دور کرے صرف موسیقی خاص نہیں ہے- مشرکانہ درس و تعلیم بھی اسی میں سے ہے-اس میں کھیل کود کے مشاغل بھی ہیں اگر کوئی فرائض دینی کو چھوڑ کر اس میں شامل رہے - محدثین نے ایک راوی کی روایت پر موسیقی کو حرام کر دیا پھر دوسرے راوی کی روایت پر یہ بھی بیان کر دیا کہ مدینہ میں گانے والی لونڈیاں بھی تھیں اور دف بھی بجتی تھی – اسی کو تو غنا کہتے ہیں –اور دف بجانا لہو ہے

اسلامی تاریخ و روایات میں موجود ہے کہ قرن اول و دوم میں مسلمانوں کے پاس ایسی لونڈیاں تھیں جو گا سکتی ہوں - ایک سے زائد احادیث میں آیا ہے کہ شادیوں میں لونڈیاں گانا بھی گاتی تھیں اور معازف میں سے دف بجاتی تھیں – یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دف بجانے کو عید پر بھی جائز کیا ہے – اس بنیاد پر خوشی کے موقعہ پر اعتدال میں رہ کر گانا اور دف بجانا ممنوع نہیں ہے –دیگر آلات موسیقی اس وقت عربوں میں معروف یا مقبول نہیں تھے بلکہ بعد میں مسلمان ان سے واقف ہوئے –انہی

روایات کی بنا پر موسیقی مسلمانوں میں ماضی میں جنگوں میں طبل کے طور پر اور آجکل مسلمان ملکوں کے ترانوں میں بھی استعمال ہوتی ہے- قریش میں جنگوں میں زجر پڑھا جاتا تھا جس میں شاعری کی جاتی اور مخالف کو قتل کرنے کی طرف اکستایا جاتا تھا – اہل تشیع میں محرم میں زجر ، آلات کے ساتھ پرھنا عرب میں آج تک مروج ہے،خاص کر عراق میں ، جہاں یہ روایت خروج بنی ہاشم کی یاد کے طور پر آج تک باقی ہے -

باقاعدہ موسیقی کے خلاف کتاب اسلام میں سب سے پہلے ابن ابی الدنیا (المتوفى: 281ھ) نے ذم الملاہی کے عنوان سے مرتب کی جو عباسی خلفاء کے بیٹوں کے مودب تھے - ابن ابی الدنیا نہایت سطحی ذہن کے حامل تھے - ان کو نہ تو حدیث کا امام سمجھا جاتا ہے نہ جرح و تعدیل کا نہ تاریخ کا نہ فقہ میں ان کا کوئی مقام ہے – البتہ یہ ضعیف روایات کے مجموعے تیار کرنے کا فن جانتے تھے -

موسیقی کی حرمت کی احادیث اہل شام و عراق کی روایت کردہ ہیں – قرن اول و دوم میں اہل حجاز اور اہل مدینہ موسیقی کی حرمت کے قائل نہ تھے -

محدث ابن قیسرانی کتاب السماع میں کہتے ہیں

أَنَّ اسْتِمَاعَ الْمَلاهِي مَذْهَبٌ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ - آلات موسیقی الْمَلاهِي سننا اہل مدینہ کا مذھب ہے

کتاب مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد الله میں ہے

حَدثنَا قَالَ سَمِعت ابي يَقُول سَمِعت يحيى بن سعيد الْقطَّان يَقُول لَو ان رجلا عمل بِكُل رخصَة ....واهل الْمَدِينَة فِي السماع يَعْنِي الْغناء ....كَانَ بِهِ فَاسِقًا

احمد نے کہا میں نے یحیی بن سعيد الْقطَّان کو کہتے سنا کہ اگر کوئی شخص

ہر رخصت والے عمل کو لے مثلا اہل مدینہ کا سماع یا غنا کو تو وہ فاسق ہے

معلوم ہوا کہ اہل مدینہ کا سماع کی اجازت کا فتوی بغداد میں معروف و مشہور تھا- راقم کہتا ہے

زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ اجْتَمَعُوا عَلَى شَيْءٍ فَاعْلَمْ أَنَّهُ سنة

زید بن ثابت کا قول ہے جب تم دیکھو کہ اہل مدینہ کا کسی مسئلہ میں اجماع ہے تو جان لو کہ یہ سنت ہے

قرن دوم میں مدینہ میں معازف سننے کا رواج فقہاءِ تک میں موجود تھا مثلا عبد الملک بن الماجشون وغیرہ- بہت سے فقہاء موسیقی کو حلال و جائز کہتے ہیں ان کا ذکر اس کتاب میں ہے-

چار فقہاء کے حوالے سے دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ موسیقی کی حرمت کے قائل ہیں البتہ یہ فتوی بعض فقہاء کی کتب میں موجود نہیں ہیں ، متاخرین کے استخراج کردہ ہیں مثلا امام مالک و امام ابو حنیفہ سے منسوب فتوے – نہ یہ حرمت کے فتوے صحیح سندوں سے معلوم ہیں، بلکہ امام احمد سے موسیقی کی (حرمت کا نہیں بلکہ) صرف کراہت کا فتوی منقول ہے -متاخرین میں بہت سے علماء موسیقی کے حرام ہونے کے انکاری بھی ہیں مثلا شوکانی و ابن قیسرانی و ابن حزم و غیرھم-

ابو شہریار

۲۰۱۹

لغت

الفاظ	مطلب
الملاهي	کسی بھی قسم کی موسیقی کے آلات Musical instruments
الْمَزَامِيرَ یا مزمار	بانسری Flute
ألمعأزف	Beat instruments مثلا دف، طبل، ڈھول، طبلہ
الْقَيْنَاتُ	لونڈیاں
الْمُغَنِّيَاتِ	گانے والیاں
الْعُود	Lute String instruments گٹار یا ستار یا سارنگی نما تار والا آلہ
طبل	بڑا ڈھول
الْكُوبَة	طبل
التَّعْنِينُ	حبشی طنبورہ – تار والا ساز
الصَّنْجُ	ضرب والا آلہ
التَّقْلِيسُ	ألمعأزف بجانا

موسیقی و غنا کا قرآن میں ذکر ہے ؟

نضر بن حارث اہل مکہ کو عجمی لوگوں کی باتیں اور ان کے بادشاہ اور روم کے حکمرانوں کے قصے سناتا تھا – عربوں کو قصہ گو پسند تھے- قرآن کی آیت ہے کہ لوگوں میں بے کار باتوں کو خریدنے والے ہیں –

مستدرک حاکم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، ثنا حُمَيْدٌ الْخَرَّاطُ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ} [لقمان: 6] قَالَ: «هُوَ وَاللَّهِ الْغِنَاءُ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

ابن مسعود سے مروی ہے کہ آیت {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ} [لقمان: 6] میں اللہ کی قسم یہ غنا یعنی گانا ہے

اگرچہ حاکم اور الذھبی نے اس کو صحیح کہہ دیا ہے لیکن اس کی سند منقطع ہے احمد کا قول ہے

عمار بن معاوية الدهني قال أحمد بن حنبل لم يسمع من سعيد بن جبير شيئا

عمار بن معاوية الدهني نے سعید بن جبیر سے کچھ نہیں سنا

ارشاد الحق کتاب اسلام اور موسیقی میں ضعیف روایات کو صحیح بنا پر پیش کرتے ہیں

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ سے بھی منقول ہے کہ "لہوالحدیث" سے مراد غنا اور غنا کا سننا ہے۔[ابن جریر: ۶۲/۲۱، ابن کثیر: ۴۸۶/۳]

تفسیر طبری میں سند ہے

حدثنا الحسن بن عبد الرحيم، قال: ثنا عبيد الله بن موسى، قال: ثنا سفيان، عن قابوس بن أبي ظبيان، عن أبيه، عن جابر في قوله: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ) قال: هو الغناء والاستماع له.

راقم کہتا ہے سند قابوس بن أبي ظبيان کی وجہ سے ضعیف ہے

حَدَّثَنَا ابن حماد، حَدَّثني عَبد اللَّه بن أحمد، سألتُ يَحْيى بن مَعِين، عَن قابوس بن أَبِي ظبيان فقال ضعيف الحديث

محدث ابن قیسرانی کتاب السماع میں ان تمام روایات پر کہتے ہیں

وَأَوْرَدُوا فِي ذَلِكَ عِدَّةَ أَسَانِيدَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ. فَنَظَرْتُ فِي جَمِيعِهَا فَلَمْ أَرَ فِيهَا طَرِيقًا يَثْبُتُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْ هُؤُلاءِ الصَّحَابَةِ

بہت سی اسناد سے یہ آیا ہے کہ عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ یہ آیت تحریم غنا پر ہے لیکن اس میں ایک بھی طرق صحیح نہیں سوائے ایک کے

پھر اس طرق کا ذکر کیا

رَوَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سعيد جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْله اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَمِنَ النَّاسِ من يَشْتَرِي لَهو الحَدِيث، قَالَ: الْغِنَاءُ، وَالشَّبَّابَةُ

راقم کہتا ہے یہ طرق بھی ضعیف ہے کیونکہ جریر نے جب عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ سے سنا تو اس وقت عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مختلط تھا - اس روایت کو عطاء بن السائب نے روایت کیا ہے – عطاء بن السائب ثقہ ہیں لیکن آخری عمر میں مختلط ہوئے –

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ یہ روایت عالم اختلاط کی ہے [1]

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا عمرو بن عليّ، قال: ثنا عمران بن عيينة، قال: ثنا عطاء بن السائب، عن سعيد بن جُبَير، عن ابن

عباس (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الحَدِيثِ) قال: الغناء وأشباهه.

ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الحَدِيثِ) میں غنا اور اس کے جیسی باتیں ہیں

سند عمران بن عيينة کی وجہ سے ضعیف ہے – امام أبو زرعة کا حکم ہے ضعيف الحديث. أبو حاتم: لا يُحْتَجّ بِهِ، يأتي بالمناكير

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا أبو كُرَيب، قال: ثنا عليّ بن عابس، عن عطاء، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الحَدِيثِ) قال: الغناء.

سند علی بن عابس الأسدى الأزرق الكوفى الملائى کی وجہ سے ضعیف ہے

ابن معين: ليس بشئ.

وقال الجوزجاني، والنسائي، والازدى: ضعيف.

وقال ابن حبان: فحش خطؤه فاستحق الترك.

ابن حبان کہتے ہیں متروک سمجھا جائے

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن وكيع، قال: ثنا حفص والمحاربي، عن ليث، عن الحكم، عن ابن عباس، قال: الغناء.

سند منقطع ہے

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا الحسين بن عبد الرحمن الأنماطي، قال: ثنا عبيد الله، قال: ثنا ابن أبي ليلى، عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس، قال: هو الغناء والاستماع له، يعني قوله: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الحَدِيثِ) .

سند میں مقسم بن بجرة، یا ابن نجدة ہے - جو مختلف فیہ ہے

مقسم کا شمار ابن عباس کے لائق اعتبار شاگردوں میں نہیں ہے

قال مهنى بن يحيى: سألت أحمد، قلت: من أصحاب ابن عباس؟ قال: ستة، قلت: من هم؟ قال:

مجاهد، وطاووس، وعطاء بن أبي رباح، وجابر بن زيد، وعكرمه، وسعيد بن جبير، قلت: مقسم؟ قال: مقسم دون هؤلاء. «تهذيب الكمال» 28/ (6166) .

ابن حزم اس کو ضعیف کہتے ہیں

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن وكيع، قال: ثنا أبي، عن ابن أبي ليلى، عن الحكم أو مقسم، عن مجاهد، عن ابن عباس قال: شراء المغنية

سند میں ابن ابی لیلی ضعیف ہے

حدثني محمد بن سعد، قال: ثني أبي، قال: ثني عمي، قال: ثني أبي، عن أبيه، عن ابن عباس قوله: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ) قال: باطل الحديث: هو الغناء ونحوه

سند عطیہ العوفی کی وجہ سے سخت مجروح ہے

سیرت ابن ہشام میں موجود ہے کہ لهو الحديث یہ شاہان عجم کے قصے تھے - پھر موسیقی کلام و حدیث نہیں، آلات ہیں اور قرآن میں حدیث یعنی کلام کا ذکر ہے نہ کہ آلات کا -

ابن قیسرانی محدث ہیں ان سب روایات پر جرح و تعدیل کے بعد کتاب السماع میں کہتے ہیں

وَقَدْ جَاءَتِ السُّنَّةُ الصَّحِيحَة؛ بِأَن النَّبِي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم -، اسْتَمَعَ الْغِنَاءَ، وَأَمَرَ بِاسْتِمَاعِهِ

صحیح سنت سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنا سنا ہے اور سننے کا حکم کیا ہے

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد، قال: ثنا سلمة، قال: ثني محمد بن إسحاق، عن بعض أهل العلم، عن وهب بن منبه اليماني، قال: لما اجتمعت بنو إسرائيل، على داود، أنزل الله عليه الزبور، وعلمه صنعة الحديد، فألانه له، وأمر الجبال والطير أن يسبِّحن معه إذا سبح، ولم يعط الله فيما يذكرون أحدا من خلقه مثل صوته، كان إذا

قرأ الزبور فيما يذكرون، تدنو له الوحوش حتى يأخذ بأعناقها، وإنها لمصيخة تسمع لصوته، وما صنعت الشياطين المزامير والبرابط والصنوج، إلا على أصناف صوته، وكان شديد الاجتهاد دائب العبادة

وهب بن منبہ نے کہا کہ .... شیاطین نے بانسری اور برابط اور صنوج کو ایجاد کیا

سند میں بعض أهل العلم مجہول ہیں

قرآن میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے، جو کہ دین حق کے مخالف ہیں فرماتے ہیں:

وانتم سامدون اور تم غفلت میں پڑے ہو۔ (سورہ النجم:۶۱)

اس آیت کی تشریح میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرَانَ , أنبأ الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ , ثنا ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا , ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ , ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ , عَنْ سُفْيَانَ , عَنْ أَبِيهِ , عَنْ عِكْرِمَةَ , عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: {وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ} [النجم: 61] قَالَ: " هُوَ الْغِنَاءُ بِالْحِمْيَرِيَّةِ , اسْمَدِي لَنَا , تَغَنَّيْ لَنَا "

سامدون سے مراد حمیری زبان میں گانا بجانا ہے۔ اسمدی لنا کا مطلب ہے، ہمارے لئے گاؤ۔

یہ اثر منکر ہے کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے حمیری زبان میں نہیں
–

سند میں سفیان بن سعید بن مسروق الثوري ہے جو تدلیس کے لئے مشہور ہیں اور یہاں عنعنہ ہے

ایک اثر مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَإِبْرَاهِيمَ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: «الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ». قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ}

[لقمان: 6]: «الْغِنَاءُ»

مجاہد اور ابراہیم النخعی نے کہا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور مجاہد نے آیت {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ} [لقمان: 6]: سے مراد گانا ہے

راقم کہتا ہے مجاہد کے تفسیری اقوال کو نہ لیا جائے کیونکہ ان کے تفسیری اقوال امت نے رد کیے ہیں مثلا

اول روز محشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرش عظیم پر بیٹھیں گے - دوم ہاروت و ماروت کو بابل میں کسی مقام پر انہوں نے عذاب کی حالت میں دیکھا

قرآن میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو مہلت دی تو اسے کہا

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (سورہ بنی اسرائیل)

ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکاسکتا ہے بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا ، اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی حصہ لگا ، اور انھیں (جھوٹے) وعدے دے لے ،ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں -

اور ان میں سے جس کو بھی تو بہکا سکتاہے اپنی آواز سے بہکاتا رہے۔(بنی اسرائیل ۶۴)

اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت سے مراد عن ابن عباس (وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ) قال صوته كلّ داع دعا إلى معصية الله.(تفسیر ابن جریر)

یعنی شیطان کی آواز سے مراد ہر وہ آدمی ہے جو اللہ کی نافرمانی کی طرف دعوت دیتا ہے۔
شرکیہ وعظ یا ضعیف و منکر احادیث کی بنیاد پر بدعت کا درس دینا بھی گمراہی ہے اور شیطانی آواز ہے اس کا تعلق خاص غنا و گانے سے کرنا ان آیات کے مفہوم کو محدود کرنا ہے
اہل بدعت نے لوگوں کو موسیقی سے جو مطلق حرام نہیں تھی اس سے ہٹا کر ان کو اپنی تقریروں سے بدعت و شرک پر لگا دیا ہے
صحیح حدیث میں لھو کا ذکر ہے

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب انصار کی ایک عورت کی شادی ہوئی اے عائشہ ~~انہوں نے لھو ساتھ کیوں نہیں کیا اس کو انصار تو پسند کرتے ہیں~~

لھو کو استعمال کرنے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی – بعض کا قول یہی ہے کہ یہاں لھو سے مراد دف بجانا ہے – دف عربی زبان میں معازف کی ایک قسم ہے – لھو عربي میں گانے پر بھی استعمال ہوتا ہے لیکن اس کی ممانعت پر کوئی صحیح السند روایت نہیں ہے جیسا ابن قیسرانی نے تحقیق سے ثابت کیا ہے

مفسر مجاہد تو اس قدر متشدد ہو گئے تھے کہ تفسیری طبری میں ہے

حدثنا أبو كُرَيب، قال: ثنا الأشجعي، عن سفيان، عن عبد الكريم، عن مجاهد (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي

لَهْوَ الحَدِيثِ) قال: هو الغناء، وكلّ لعب لهو

مجاہد کہتے کہ ہر کھیل لھو ہے

دوسری طرف مدینہ میں لوگ کھیلتے تھے – اس کا مقابلہ کرایا جاتا تھا

تفسیری ابن ابی حاتم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ: وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزور قال: الغناء والنياحة لا يحرق لَهُ سَمْعَهُ وَلا يَرْتَاحُ لَهُ قَلْبُهُ وَلا يشتهيه.

حسن بصری نے کہا وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزور وہ جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے کہا یہ غنا گانا ہے اور نوحہ ہے

سند میں رجل مجھول ہے

تفسیر ابن ابی حاتم میں ابن حنفیہ کا قول ہے

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلْمَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ الْأَسَدِيِّ الْبَزَّارِ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ: " {وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ} [الفرقان: 72] قَالَ: اللَّهْوَ وَالْغِنَاءَ

سند میں إسماعيل بن سلمان متروک ہے

قرآن میں مشرک کی نماز کو {مُكَاءً وَتَصْدِيَةً} [الأنفال: 35] سیٹی و تالی بتایا گیا ہے – بعض لوگوں کو یہ بھی موسیقی لگتی ہے جبکہ نہ سیٹی موسیقی سمجھی جاتی ہے نہ تالی -

موسیقی سے متعلق احادیث کا جائزہ

بہت سے علماء آج موسیقی کو حرام کہتے اور یہ فتوی ایک عرصہ سے جن روایات کی بنیاد پر نقل کیا جا رہا ہے ان میں اکثر منکر و ضعیف ہیں

مجھے آلات موسیقی **الْمَلاهِي** مٹا نے کے لئے بھیجا گیا ہے

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَنْبَأَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَنَّارَاتِ ، يَعْنِي الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ، وَالْأَوْثَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَقْسَمَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ: لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ، وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ، وَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ، وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ، وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ، وَأَثْمَانُهُنَّ حَرَامٌ لِلْمُغَنِّيَاتِ

أبو إمامه رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے دونوں جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے مزامیر اور کفارات یعنی بربط اور باجوں اور ان بتوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے جن کی زمانۂ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی ۔ اور میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ میرے بندوں میں سے کوئی شراب کا ایک گھونٹ بھی

نہیں پیتا، ... گانے والیوں کی خرید و فروخت، تعلیم، نفع اور تجارت حلال نہیں ہے

شعیب الأرنؤوط مسند احمد کی تعلیق میں اس کو ضعیف کہتے ہیں – سند میں فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمْصِيُّ شامی ضعیف ہے – نوٹ : شراب مدنیہ میں سن ۹ ہجری میں حرام ہوئی

مسند ابو داود طیالسی میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي هُدًى وَرَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ **وَأَمَرَنِي بِمَحْقِ، الْمَعَازِفِ، وَالْمَزَامِيرِ**، وَالْأَوْثَانِ **وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ**، وَحَلَفَ رَبِّي بِعِزَّتِهِ وَجَلَالِهِ أَوْ يَمِينِهِ: «لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ مُتَعَمِّدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنَ الصَّدِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا، وَلَا يَسْقِيهِ صَبِيًّا ضَعِيفًا مُسْلِمًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنَ الصَّدِيدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ إِيَّاهَا فِي حَظِيرَةِ الْقُدْسِ، لَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا التِّجَارَةُ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ

فرج بن فضالہ المتوفی ۱۷٦ ھ متن میں اضافہ کرتا رہتا تھا جیسا کہ ایک ہی روایت ہے لیکن متن بدل رہا ہے

موسیقی سننے والوں کو مسخ کر دیا جائے گا

اب ہم ان روایات کو دیکھیں گے جن میں موسیقی سننے پر امت کے خسف کیے جانے کا ذکر ہو

پہلی روایت

ترمذی کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ القُدُّوسِ، عَنْ الأَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: «إِذَا ظَهَرَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الخُمُورُ»: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الحَدِيثُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ جب اس امت میں شراب اور القَيْنَاتُ (لونڈیاں) اور المَعَازِفُ (ضرب والے ساز) ظاہر ہوں گے تو لوگ مسخ ہوں گے اور زمین دھنسے گی

اس روایت میں القَيْنَاتُ یعنی لونڈی کا ذکر ہے – جو لوگ موسیقی کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں ترمذی کی حدیث میں القَيْنَاتُ سے مراد گانے والی لونڈیاں ہیں – مجمع بحار الأنوار في غرائب التنزيل ولطائف الأخبار از جمال الدين، محمد طاهر بن علي الصديقي الهندي الفَتَّنِي الكجراتي (المتوفى: 986هـ) کے مطابق

وأصحاب القينات أى المغنيات - القينات یعنی گانے والیاں

كَشْفُ المناهِجِ وَالتَّنَاقِيحِ في تَخْرِيجِ أحَادِيثِ المَصَابِيحِ از محمد بن إبراهيم بن إسحاق السلمي المُنَاوِي ثم القاهري، الشافعيّ، صدر الدين، أبو المعالي (المتوفى: 803هـ) کے مطابق

والقينات: بالقاف المفتوحة والياء آخر الحروف والنون والألف والتاء، المراد بهن هنا المغنيات

القينات: سے مراد گانے والیاں ہیں

جامع الأصول في أحاديث الرسول از ابن الأثير (المتوفى : 606هـ) میں ہے

القَيْنَاتُ: جمع قَيْنَة: وهي الأَمَةُ المُغَنِيَةُ.

لیکن جب صحیح بخاری میں القَيْنَاتُ کا ذکر آتا ہے تو یہی گروہ کہتا ہے اس سے مراد صرف لونڈی ہے گانے والی ہونا ضروری نہیں – غیر مقلد ارشاد

الحق الاثری کتاب اسلام اور موسیقی میں صحیح بخاری کی روایت کے حوالے سے بحث میں لکھتے ہیں

علامہ ابن منظور رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لسان العرب [ج: ۱۷، ص: ۲۳۱] میں ابوعمرو کا مذکور قول ذکر کیا اور اس کے متصل بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورۃ الصدور روایت نقل کر کے وضاحت فرمادی ہے کہ:

”القینة الأمة غنت او لم تغن“

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسلام اور موسیقی 20

القینة سے مراد لونڈی ہے وہ گانا گائے یا نہ گائے۔

غور فرمایا آپ نے کہ ”قینة“ کے معنی مغنیہ کرنا ”عوام الناس“ کا قول ہے، اہل عرب کا نہیں

اگر ایسا ہے تو ترمذی کی حدیث کا صحیح ترجمہ یہ ہو گا

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ جب اس امت میں شراب اور القَيْنَاتُ (لونڈیاں) اور المَعَازِفُ (ضرب والے ساز) ظاہر ہوں گے تو لوگ مسخ ہوں گے اور زمین دھنسے گی

یہ متن منکر ہے کیونکہ لونڈی رکھنا اسلام میں حلال ہے

ارشاد اثری کا حال سب کو نصیحت خود میاں فضیحت سے کم نہیں ہے –

کتاب اسلام اور موسیقی میں صفحہ ٦٠ اور ٦١ پر القَيْنَاتُ کا ترجمہ خود مغنیات یعنی گانے والیاں کرتے ہیں

حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مرفوعاً بھی مروی ہے کہ اس سے مراد غنا ہے۔اس سے مراد حضرت ابوامامہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَ لَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ هٰذَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾

[ترمذی:٤/١٦١، ٢/٢٥٩، احمد: ٥/٢٥٧، مسند الحمیدی: ٢/٤٠٥]وغیرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسلام اور موسیقی 61

مغنیات کی خرید وفروخت نہ کرو اور نہ انھیں (موسیقی) کی تربیت دو، ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں۔ان کی قیمت لینا حرام ہے۔اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾۔

بہر حال موسیقی کی حرمت کے قائل جب چاہتے ہیں القینات سے صرف لونڈی لے لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کو گانے والی کر دیتے ہیں

البانی اس کو صحیح کہتے ہیں جبکہ اس میں الأَعْمَشِ مدلس عن سے روایت کر رہا ہے لہذا ضعیف ہے- يَحْيَى بن مَعِين اس روایت کے راوی عَبد الله بن عَبد القدوس کو ليس بشَيْءٍ رافضي خبيث کوئی چیز نہیں رافضی خبیث کہتے ہیں- تحریم آلات الطرب میں البانی رافضي خبيث کے دفاع میں کہتے ہیں

قلت: رفضه لا يضر حديثه وخطؤه مأمون بالمتابعات أو الشواهد التي تؤيد حفظه له
میں البانی کہتا ہوں : اس کا رفض حدیث میں مضر نہیں ہے – اس کی غلطی مامون ہے متابعت و شواہد میں

البانی نے اپنی دوسری کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة میں ایک مقام پر جلد دس میں لکھا

أخرجه الطبراني في "المعجم الصغير" (ص 78) . وقال لم يروه عن الأعمش إلا عبد الله بن عبد القدوس".

قلت: هو - مع رفضه - ضعفه الجمهور

طبرانی نے کہا اس کو اعمش سے صرف عبد الله بن عبد القدوس نے روایت کیا ہے – میں البانی کہتا ہوں : اس کو اپنے رفض کے ساتھ تمام جمہور نے ضعیف کہا ہے

معلوم ہوا کہ عَبد الله بن عَبد القدوس کی روایت اس قابل نہیں کہ اس کو شواہد میں بھی لیا جائے کیونکہ البانی کا اصول ہے کہ جمہور جس کو ضعیف کہیں وہ ضعیف ہے -

لغات کے مطابق المعازف میں تمام آلات موسیقی شامل نہیں ہیں صرف وہ ہیں جن پر ضرب لگتی ہے جیسے دف وغیرہ- تاج العروس میں ہے

. والمَعازِفُ: المَلاهِي الَّتِي يُضْرَبُ بهَا، كالعُودِ والطُّنْبُورِ والدُّفِّ، وغَيْرِها

سرور کے آلات جن پر ضرب لگائی جاتی ہے جس میں عود طنبور دف اور دیگر آلات ہیں

تهذيب اللغة از محمد بن أحمد بن الأزهري الهروي، أبو منصور (المتوفى: 370هـ) کے مطابق

والمَعَازِف: قَالَ اللَّيْث: هِيَ الملاعب الَّتِي يُضرب بهَا، يَقُولُونَ للْوَاحِد: عَزْفٌ وللجميع مَعَازف رِوَايَة عَن الْعَرَب، فَإِذا أُفرد المِعْزَف فَهُوَ ضَرْبٌ من الطنابير يتَّخذه أهل الْيمن وَغَيره يَجْعَل العُود مِعْزَفاً.

اللیث نے کہا یہ کھیلنے کی چیزیں ہیں جن پر ضرب لگاتے ہیں اور اگر یہ مفرد ہو المزف تو یہ طنبور ہے جو اہل یمن نے لئے ہیں

سنن الکبری بیہقی میں ایک روایت میں بیہقی لکھتے ہیں

وَأَمَّا الضَّرْبُ بِالْعُودِ وَالطَّبْلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْمَعَازِفِ

اور ضرب میں ہے عود اور طبل اور دیگر جو معازف ہیں

المفصل فی تاریخ العرب میں دکتور جواد علی نے آلات الطرب کے عنوان کے تحت قرن اول اور اس سے قبل عربوں میں مستعمل آلات موسیقی کا ذکر کیا

وآلات الطرب عند العرب ثلاثة: آلات ذات اوتار كالعود وآلات نفخ، وآلات ضرب كالصنوج والطبل والدف.

عرب کے آلات موسیقی تین قسم کے تھے : ایک تار والے جیسا کہ عود (ستار) ، دوسرے پھونک والے (جسے بانسری) اور تیسرے ضرب لگا کر بجانے والے جیسے ڈھول ، طبل اور دف وغیرہ ۔

جرس یا گھنٹی یا ناقوس یا صور یا بگل یہ ساز نہیں سمجھے جاتے تھے

دوسری روایت

کتاب المنتقی من مسند المقلین از أبو محمد دَعْلَج بن أحمد بن دَعْلَج بن عبد الرحمن السجستاني (المتوفى: 351ھ) میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ، وَمُوسَى الْجَوْنِيُّ، قَالَا: ثنا **هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ**، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ لَهُمْ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ

بِسَارِحَةٍ فَيَأْتِيهِمْ رَجُلٌ بِحَاجَتِهِ فَيَقُولُونَ لَهُ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ فَيَضَعُ بِالْعَلَمِ عَلَيْهِمْ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

أَبُو عَامِرٍ يا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں اقوام ہونگی جو ریشم کو شراب کو آلات موسیقی کو حلال کریں گی......... باقی کو مسخ کر کے بندر سور بنا دیا جائے گا قیامت تک کے لئے

صدقه بن خالد المتوفی ١٨٠ ہجری سے هشام بن عمّار بن نُصَيْر بن مَيْسَرة، المتوفی ٢٤٥ ھ نے روایت کیا ہے – اکمال تہذیب الکمال میں ہے

قال أبو عبد الله في رواية المروذي: ليس بمستقيم ولم يرضه.

امام احمد سے المروزی نے روایت کیا کہ صدقه ان کے نزدیک مضبوط نہیں اور نہ وہ اس سے خوش ہیں

سند میں هشام بن عمّار بن نُصَيْر بن مَيْسَرة کو ثقه کہا گیا ہے – لیکن اس پر جرح بھی ہے جس کو بیان نہیں کیا جاتا

المعلم بشيوخ البخاري ومسلم از أبو بكر محمد بن إسماعيل بن خلفون (المتوفى 636 هـ) کے مطابق

قال ابن أبي حاتم الرازي: سمعت أبي يقول: هشام بن عمار لما كبر تغير وكل ما دفع إليه قرأه وكل ما لقن تلقن وكان قديمًا أصح، كان يقرأ من كتابه.

ابن ابی حاتم نے کہا میں نے باپ سے سنا کہ ہشام بن عمار جب بوڑھا ہوا تو اس میں تغیر آ گیا تھا ...جس نے اس سے قدیم سنا وہ اصح ہے

ابو داود نے کہا

وحدث بأرجح من أربعمائة حديث لا أصل لها

ہشام نے 400 احادیث بیان کیں ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے

تاریخ اسلام میں الذھبی نقل کرتے ہیں

قال المَرُّوذيّ: ذكر أَحْمَد بْن حنبل هشام بن عمار، فقال: طياش خفيف.

وقال المروذي: ورد عليَّ كتاب من دمشق فِيهِ: سلْ لنا أَبَا عبد الله فإنّ هشام بْن عمّار قال: لفظ جبريل ومحمد صلى اللَّه عليه وسلم بالقرآن مخلوق. فسألت أَبَا عبد الله فقال: أعرفه طيّاش

المروزی نے ذکر کیا کہ احمد نے ہشام بن عمار پر کہا منحرف خطا کار آدمی

مروزی نے کہا ایک تحریر دمشق سے آئی جس میں کچھ لکھا تھا -ہم نے امام احمد سے ہشام بن عمار کا پوچھا کہ اس نے کہا ہے قرآن جبریل اور محمد کے الفاظ ہیں ، قرآن مخلوق ہے – پس امام احمد سے اس پر سوال کیا تو احمد نے کہا: هشام بن عمّار بن نُصَيْر بن مَيْسَرة کو جان لو، یہ منحرف خطا کار ہے-

موضح أوهام الجمع والتفريق میں المعلمي کا کہنا ہے کہ أن هشاما دلّس تدليس التسوية – ہشام تدلیس تسویہ کرتا ہے

بہر کیف صحیح بخاری میں امام بخاری نے اس کی سند سے معازف سے متعلق روایت معلق لکھی ہے - روایت کے مطابق ان اقوام کوئی نہ جان پائے گا کہ کہاں گئیں اور ان میں بچنے والے مسخ ہو جائیں گے- جبکہ اس قسم کا انہونا واقعہ ۱۳۰۰ سال میں اس امت میں آج تک نہیں ہوا کہ کوئی قوم معدوم ہو گئی ہو اور کسی کو اس کی خبر نہ ہو کہ زمین نکل گئی یا آسمان – اور نہ ایسا ہوا ہے کہ کسی نے خبر دی ہو کہ فلاں شہر کے لوگ غائب ہو گئے اور وہاں صرف بندر و سور نظر آ رہے ہیں -راقم کے نزدیک اس روایت میں متن منکر

ہے

روایت جامع الصحیح کی شرط پر نہیں ہے

امام بخاری نے اس کو يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ (ریشم حلال کریں گے) کے الفاظ سے روایت کیا ہے لیکن معلق نقل کیا ہے- صحیح بخاری کی یہ روایت باب بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ میں ہے

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الكِلاَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ – يَعْنِي الفَقِيرَ – لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

یہ روایت جامع الصحیح شرط پر نہیں ہے کیونکہ اس کی شروعات قال سے ہو رہی ہے[2]-

قابل غور ہے کہ امام بخاری نے حدثنا یا اخبرنا سے یہ روایت نہیں لی بلکہ وَقَالَ ہشام کہہ کر اس کو نقل کیا ہے - اس طرح امام بخاری صحیح میں اور مقام پر بھی کرتے ہیں اور محدثین کا کہنا یہ اس وجہ سے ہے جب ان کو سند پر کچھ احتمال ہو تو ایسا کرتے ہیں – صحیح میں ایک روایت پر امام بخاری نے کہا وقال لي علي بن عبد اللَّه – جب امام بخاری و قال لنا یا قال لی کہتے ہیں تو

اس کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے-منذری کا کہنا ہے

فقال: وقال لي علي بن عبد اللَّه -يعني ابن المديني- فذكره- وهذه عادته فيما لم يكن على شرطه،

امام بخاری نے کہا ہے : مجھ سے کہا امام علی یعنی ابن المدینی نے اور ذکر کیا اور یہ ان کی عادت ہے کہ جب روایت ان کی شرط پر نہیں ہوتی

راقم کے نزدیک یہ ہشام والی روایت مذاکرے کی بات ہے اس لئے قال لنا یا قال ہے اور ممکن ہے امام بخاری نے شاگرد کو بطور تبصرہ سنائی ہو -

النكت على مقدمة ابن الصلاح میں الزركشي الشافعي (المتوفى: 794هـ) کہتے ہیں کہ بخاری کا اس روایت پر قال کہنا اس وجہ سے ہے

إِنَّمَا هُوَ ليفرق بَين مَا أَخذه عَن مشايخه فِي مجْلِس المذاكرة وَبَين مَا يَأْخُذهُ فِي مجْلِس التحديث

امام بخاری نے اس طرح روایت کیا کہ اپنے مشایخ کی مجلس میں مذاکرہ سے جو لیا اور جو تحدیث سے لیا اس میں فرق کرنے کے لئے

اللامع الصبيح بشرح الجامع الصحيح از شمس الدين البِرْماوي، أبو عبد الله محمد بن عبد الدائم بن موسى النعيمي العسقلاني المصري الشافعي (المتوفى: 831 هـ) کہتے ہیں

قال (ك): المشهورُ عند المُحدِّثين أنه يقال: حدثنا وأخبرنا إذا كان الكلامُ على سبيل النقل والتحمُّل، وأما إذا كان على سبيل المذاكرة فيُقال (قال)، وهذا الحديثُ مُسلسَلٌ بالشاميين؛ لأن سندَه كلُّهم شاميُّون.

محدثین کے ہاں مشہور یہ ہے کہ وہ حدثنا و اخبرنا اس وقت کہتے ہیں جب کلام میں نقل و تحمل کا رستہ ہو لیکن جب مذاکرہ ہو تو قال کہتے ہیں اور یہ

حدیث شامیوں کی روایت کردہ ہے اس کی سند میں تمام شامی ہیں

مقدمہ ابن الصلاح میں اس روایت کے بارے میں ابن الصلاح کہتے ہیں

و الحديث صحيح معروف الاتصال بشرط الصحيح

یہ حدیث صحیح کی شرط کے ساتھ صحیح متصل مشہور ہے۔

البتہ امام ابن حزم کو لگتا ہے بخاری کے نسخوں میں فرق کا بھی علم تھا جو ابن الصلاح تک نہیں پہنچا کیونکہ یہ معلوم ہوا ہے کہ بخاری نے اس حدیث کو ہشام سے نہیں سنا۔

اختصار صحيح البخاري وبيان غريبه از أبو العباس القرطبي الأندلسي القرطبي (578 هـ - 656 هـ) میں ہے

قلت: معظم رواة البخاري يذكرون هذا الحديث معلقًا تحت الترجمة المذكورة فيقول: وقال هشام بن عمار.وقد أسنده أبو ذر عن شيوخه فقال: قال البخاري: حدثنا الحسن بن إدريس، قال: نا هشام

ابو العباس نے کہا بخاری کے جو اعلی راوی ہیں وہ اس حدیث کو معلق اس باب میں ذکر کرتے ہیں کہ کہتے ہیں وقال هشام بن عمار اور اس کی سند ابو ذر کے نسخے میں ہے کہ

بخاری نے کہا حدثنا الحسن بن إدريس، قال: نا هشام

اسی وجہ سے امام ابن حزم المحلی میں کہتے ہیں

وَهَذَا مُنْقَطِعٌ لَمْ يَتَّصِلْ مَا بَيْنَ الْبُخَارِيِّ وَصَدَقَةَ بْنِ خَالِدٍ

یہ منقطع ہے امام بخاری اور صدقه کے درمیان

یعنی سند متصل نہیں ہے –

التجريد على التنقيح از امام أبو عبد الله محمد بن عبد الرحمن السخاوي میں

ہے

وإنما قال أبو ذر عقب تخريج الحديث من طريق البخاري معلقًا: "ثناه أبو منصور العباس بن الفضل البصروي: ثنا الحسين بن إدريس. . . ." فذكره.

اور بے شک ابوذر نے اس حدیث کی تخریج کے بعد کہا ہے امام بخاری کے معلق روایت کرنے پر کہ

ثناه أبو منصور العباس بن الفضل البصروي: ثنا الحسين بن إدريس.

ان سے روایت کیا أبو منصور العباس بن الفضل البصروي نے ان سے روایت کیا الحسين بن إدريس نے

ممکن ہے کہ بخاری نے اس روایت کو هشام سے نہیں لیا تھا اس لئے معلق ذکر کیا ہر چند کے هشام ، امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں لیکن تمام پر سماع نہیں ہو گا – ایسا علم حدیث میں بہت ہوتا ہے راوی کا اپنے شیخ کی روایت کردہ ہر حدیث پر سماع نہیں ہوتا –

توضيح الأفكار لمعاني تنقيح الأنظار میں محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسني، الكحلاني ثم الصنعاني، أبو إبراهيم، عز الدين، المعروف كأسلافه بالأمير (المتوفى: 1182هـ) نے ذکر کیا کہ

قال أبو بكر الإسماعيلي في المستخرج على البخاري "حدثنا الحسن وهو ابن سفيان النسوي الإمام قال ثنا هشام بن عمار

المستخرج على البخاري از أبو بكر الإسماعيلي میں ہے

حدثنا الحسن وهو ابن سفيان النسوي الإمام قال ثنا هشام بن عمار

الحَسَن بن سُفيان بن عامر النَّسَويّ [المتوفى: 303 هـ] نے حدثنا کہہ کر ہشام بن عمار سے روایت کیا

البانی نے بھی صحیح ترغیب میں اقرار کیا ہے کہ رواه البخاري تعليقاً
جمع بين الصحيحين میں الحَمِيدي أبو عبد الله بن أبي نصر (المتوفى: 488هـ) کہتے ہیں
أخرجه تَعْلِيقا فَقَالَ: وَقَالَ هِشَام بن عمار: حَدثنَا صَدَقَة بن خَالِد.
یہ بھی ممکن ہے معلق ذکر کرنے کی وجہ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ کا صحابی کے نام میں شک ہے -
قال المُهلب: هذا الحديثُ لم يُسنِدْه البخاريُّ من أجل شكِّ المُحدِّث في الصاحب؛ حيث قال: (أبو عامر أو أبو مالك)، أو لمعنًى آخرَ لا نَعلمُه.
المُهلب نے کہا اس حدیث کو امام بخاری نے مسند روایت نہیں کیا اس حدیث میں صاحب أبو عامر أو أبو مالك پر راوی کے شک کی وجہ سے
ان سے بخاری نے صحیح میں کوئی روایت نہیں لی اور صرف یہ واحد معلق روایت نقل کی ہے – مزید یہ کہ روایت کے متن میں اضطراب ہے جس کا ذکر نیچے آ رہا ہے –

روایت کے مفہوم میں فرق

حدیث میں غریب الفاظ ہیں - کتاب مجمع بحار الأنوار في غرائب التنزيل ولطائف الأخبار از جمال الدين، محمد طاهر بن علي الصديقي الهندي الفَتَّنِي الكجراتي (المتوفى: 986هـ) میں ان الفاظ کی تشریح کی گی ہے
ولينزلن أقوام إلى جنب علم تروح عليهم "سارحة" هي غنم تسرح

اور اقوام (جو موسیقی نہ سنتی ہوں گی وہ) آئیں گی پہاڑ کے دامن میں، ان (موسیقی سننے والوں) کے "سارحة" کو پھرانے تو یہ ریوڑ کو ہاکنا ہے

اور

تروح، أي يرجع آخر النهار مواشيهم

تروح یعنی پلٹیں گے دوپہر کے آخر میں مویشیوں کے ساتھ

اور

ویضع العلم أي يوقع الجهل على رؤسهم،

اور علم ضائع ہو گا یعنی ان کے سروں پر جهل طاری ہو گا

لسان العرب از ابن منظور میں ہے

العَلَمُ: الْجَبَلُ الطَّوِيلُ - العَلَمُ یعنی طویل پہاڑ

غریب الحدیث میں ابن جوزی کہتے ہیں

قَوْله وَيَضَع الْعلم أَي يُرْمَى بِالْجَبَلِ أَو يخسف بِهِ پہاڑ سے ان کو پھینک دیا جائے گا یا ان کو دھنسا دیا جائے گا

لہذا صحیح بخاری کی حدیث ۵۵۹۰ کا ایک درست ترجمہ یہ ہو گا

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الكِلاَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الأَشْعَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَاللَّهِ مَا كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ – يَعْنِي الفَقِيرَ – لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً

وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
أَبُو عَامِرٍ یا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ، روایت کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں کہتا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہتے میری امت میں اقوام ہوں گی جو شرم گاہ کو، ریشم کو، شراب کو، المَعَازِفَ کو حلال کریں گے - اور (اطراف عالم سے) اقوام ان (موسیقی کی دلدادہ اقوام) کے پاس پہاڑ کے دامن میں آئے گی ، ان کے مویشیوں کو ہانکیں گے لیکن یہ قوم (یعنی مویشیوں کو ہانکنے والی) فقیر ہو گی (لہذا مال) طلب کرے گی تو وہ (المَعَازِفَ بجانے والے) کہیں گے : کل آنا پھر یہ سو جائیں گے تو ان کا علم ضائع ہو جائے گا (یعنی جاہل ہو جائیں گے)اور باقی کو مسخ کر کے سور و بندر بنا دیا جائے گا

روایت کا مدعا یہ ہے کہ کسی پہاڑ کے دامن میں آباد شہر میں ایک قوم جو موسیقی کی دلدادہ ہو گی اس کے پاس (اغلبا غیر عرب) اقوام غربت کی حالت میں آئیں گی تو موسیقی کی دلدادہ اقوام ان کو مال نہیں دے گی ٹال مٹول کرے گی - روایت میں غریب و امراء کا ذکر ہے اور قرن اول میں دور بنو امیہ و بنو عباس میں اکثر امراء عرب تھے اور عجمی اسلام قبول تو کر رہے تھے لیکن ان کی اکثریت غریب تھی اور نہ ان کو امیر مقرر کرنے کا کوئی رواج تھا –

اردو میں مروجہ ترجمہ جو اس حدیث کا پیش کیا جاتا ہے وہ ہے

اور ہشام بن عمار نے بیان کیا کہ ان سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے، ان سے عطیہ بن قیس کلابی نے، ان سے عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابوعامر رضی اللہ عنہ یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! انہوں نے جھوٹ نہیں بیان کیا

کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے برے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زناکاری، ریشم کا پہننا، شراب پینا اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے اور کچھ متکبر قسم کے لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کرنے کے لیے) چلے جائیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی صبح و شام لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس ایک فقیر آدمی اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ ٹالنے کے لیے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات کو ان کو (ان کی سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دے گا پہاڑ کو (ان پر) گرا دے گا اور ان میں سے بہت سوں کو قیامت تک کے لیے بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دے گا۔

اردو ترجمہ میں کر دیا گیا ہے کہ جو قوم موسیقی سنے گی وہ پہاڑ کی چوٹی پر رہنے چلی جائے گی اور پھر چرواہے بھی وہاں جاتے ہیں (جو نا معلوم کس قوم کے ہیں) –

انگریزی میں محسن خان صاحب کا ترجمہ ہے

(٦) **باب** ما جاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بغيرِ اسْمِهِ

٥٥٩٠ - وقالَ هِشامُ بنُ عَمَّارٍ: حدَّثنا صَدَقَةُ بنُ خالِدٍ: حدَّثنا عَبْدُ الرَّحمٰنِ بنُ يَزيدَ بنِ جابِرٍ: حدَّثنا عَطِيَّةُ ابنُ قَيْسٍ الكِلابِيُّ: حدَّثنا عَبْدُ الرَّحمٰنِ ابنُ غَنْمٍ الأشْعَرِيُّ قالَ: حدَّثني أبو عامِرٍ - أوْ أبو مالِكٍ - الأشْعَرِيّ، وَاللهِ ما كَذَبَني: سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتي أقْوامٌ يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ، والحَرِيرَ، والخَمْرَ، والمَعازِفَ، ولَيَنْزِلَنَّ أقْوامٌ إلى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسارِحَةٍ لَهُمْ يأتِيهِمْ لِحاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إلَيْنا غَداً، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، ويَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وخَنازِيرَ إلى يَوْمِ القِيامَةِ».

(6) CHAPTER. What is said regarding the one who regards an alcoholic drink lawful to drink, and calls it by another name.

5590. Narrated Abū 'Āmir or Abū Mālik Al-Ash'arī that he heard the Prophet ﷺ saying, "From among my followers there will be some people who will consider illegal sexual intercourse, the wearing of silk, the drinking of alcoholic drinks and the use of musical instruments, as lawful. And (from them) there will be some who will stay near the side of a mountain and in the evening their shepherd will come to them with their sheep and ask them for something, but they will say to him, 'Return to us tomorrow.' Allāh will destroy them during the night and will let the mountain fall on them, and He will transform the rest of them into monkeys and pigs and they will remain so till the Day of Resurrection."

صحيح البخاري

The Translation of the Meanings of

Sahîh Al-Bukhâri

Arabic-English

Volume 7

Translated by:

الدكتور محمد محسن خان

Dr. Muhammad Muhsin Khan
Formerly Director, University Hospital
Islamic University
Al-Madina Al-Munawwara
(Kingdom of Saudi Arabia)

دار السلام
للنشر والتوزيع
الرياض — المملكة العربية السعودية

DARUSSALAM
Publishers and Distributors
Riyadh — Saudi Arabia

انگریزی ترجمہ میں بات پہاڑ کے دامن کی ہو رہی ہے - جو قوم پہاڑ کے دامن میں ہے اسی کے چرواہے موسیقی سننے والوں کے پاس جائیں گے – بہر حال یہ وقوعہ امت میں ابھی تک کسی پر واقع نہیں ہوا ہے – روایت خاص کسی مقام سے متعلق ہے جو کسی پہاڑ کے دامن میں ہے – اس میں تمام دنیا کا ذکر نہیں ہے – ہونا تو یہ چاہئے کہ یہ عذاب تمام دنیا میں آئے جیسا موسیقی کے مخالف بیان کرتے ہیں -

روایت اصل میں صدقات کی ادائیگی میں ٹال مٹول کے خلاف ہے – اس حوالے جس مخصوص قوم کا ذکر ہے وہ، وہ ہیں جو آسائش میں ہیں، ریشم کو ان کے مرد بھی پہنتے ہیں اور یہ موسیقی سنتے رہتے ہیں – روایت میں ابہام بھی بہت ہے پہاڑ پر آباد قوم کا ذریعہ معاش نہیں بتایا گیا – بہر صورت اس روایت کو عام سمجھنا غلطی ہے کیونکہ یہ محض کسی پہاڑی بستی کا ذکر ہے جو

صدقات نہیں دیتی

ابن حزم کی جرح اور ابن حجر کا تعاقب

ابن حزم نے اس روایت کو امام بخاری اور ہشام کے درمیان منقطع سمجھا ہے جس کا تعاقب ابن حجر نے تغلیق تعلیق میں کیا ہے اور لب لباب ہے کہ اس کی تین سندیں اور ہیں جن میں ہشام بن عمار نہیں ہے – ابن حجر ان اسناد کو پیش کرتے ہیں

اول : وَفِي رِوَايَة زيد بن الْحباب عَن مُعَاوِيَة عَن حَاتِم عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كُنَّا عِنْد عبد الرَّحْمَن بن غنم ومعنا رَبِيعَة الجرشِي

راقم کہتا ہے ابن حجر نے جو سند پیش کی ہے اس سند میں مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ مجہول ہے

دوم : نَا إِبْرَاهِيم بن ذِي حماية عَمَّن أخبرهُ عَن أبي مَالك الْأَشْعَرِيّ أَو أبي عَامر

راقم کہتا ہے ابن حجر نے جو دوسری سند پیش کی ہے اس سند میں بھی عَمَّن أخبرهُ مجہول ہے

سوم : ایک سند اور ابن حجر نے دی بِشْرٌ هُوَ ابْنُ بَكْرٍ ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَامَ رَبِيعَةُ الْجُرَشِيُّ

مکمل روایت ہے

وَقَرَأْتُ على أبي بكر بن أبي عُمَرَ أَخْبَرَكُمْ أَبُو نَصرِ بْنُ الشِّيرَازِيِّ فِي كِتَابِهِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي الْفَرَجِ بْنِ الْجَوْزِيّ أنا أَبَا الْقَاسِمِ بْنَ أَبِي الْمَعَالِي أَخْبَرَهُمْ أنا أَبِي أَنا

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْقَانِيُّ الْحَافِظُ أَنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ الْفَقِيهُ قَالَ أَخبرنِي الْحسن هُوَ ابْن سُفْيَان ثنَا عبد الرَّحْمَن بن إِبْرَاهِيمَ هُوَ دُحَيْمٌ ثنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ بَكْرٍ ثنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَامَ رَبِيعَةُ الْجُرَشِيُّ فِي النَّاسِ فَذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ طُولٌ قَالَ فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الأَشْعَرِيُّ قَالَ يَمِينٌ حَلَفْتُ عَلَيْهَا حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ وَاللَّهِ يَمِينًا أُخْرَى حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُولُ لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ فَيَأْتِيهِمْ طَالِبُ حَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمْ فَيَضَعَ عَلَيْهِمُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

پھر کہا

ثمَّ إِن الحَدِيث لم ينْفَرد بِهِ هِشَام بن عمار وَلَا صَدَقَة كَمَا ترى قد أخرجناه من رِوَايَة بشر بن بكر عَن شيخ صَدَقَة وَمن رِوَايَة مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عبد الرَّحْمَن بن غنم شيخ عَطِيَّة بن قيس

اس حدیث میں نہ هِشَام بن عمار کا تفرد ہے نہ صدقه کا (جیسا ابن حزم کا گمان ہے) بلکہ جیسا تخریج کی ہے بشر بن بكر التنيسِي الشَّامي دمشقي الأَصْل کی سند سے اور مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ کی سند سے جنھوں نے اس کو عبد الرَّحْمَن بن غنم سے روایت کیا ہے

راقم کہتا ہے ابن حجر کی بات یہ صحیح ہے کہ اس کو بشر بن بكر التنيسِي الشَّامي دمشقي الأَصْل اور مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ نے بھی روایت کیا ہے لیکن یہاں مالک بْنِ أَبِي مَرْيَمَ مجهول ہے

ابن ماجه میں مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ کی سند سے یہ روایت موجود ہے جو ابن حجر

نے پیش کی ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُؤوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمْ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمْ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا الطِّلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَاهُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَشْرَبُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُضْرَبُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ، وَالْقَيْنَاتِ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ»

أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے ان کے سروں پر معازف بجے گا اور گانے والیاں ہوں گی – اللہ کو دھنسا دے گا اور ان کو بندر و سور بنا دے گا

شعیب کا کہنا ہے کہ مجہولین کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے
إسناده ضعيف، مالك بن أبي مريم لم يرو عنه غير حاتم بن حريث ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، وقال ابن حزم: لا يُدرى مَن هو، وقال الذهبي: لا يُعرف.

اور جہاں تک بشر بن بكر التنيسِي الشَّامي کی روایت ہے اس سند کی تخریج

ابو داود نے کی ہے لیکن اس کا متن صحیح بخاری سے الگ ہے اور منکر ہے -
تفصیل نیچے آ رہی ہے

متن کا اضطراب

سنن ابو داود میں منکر متن سے ہے

حدَّثنا عبدُ الوهَّابِ بنُ نجدةَ، حدَّثنا بِشرُ بنُ بكْرٍ، عن عبدِ الرحمن ابن يزيدَ بنِ جابرٍ، حدَّثنا عطيةُ بنُ قيسٍ، سمعتُ عبدَ الرحمن بنَ غَنمٍ الأشعريَّ حدَّثني أبو عامِرٍ، أو أبو مالِكٍ، واللهِ يمينٌ أُخرى ما كذبني، أنه سَمعَ رسولَ الله – صلَّى الله عليه وسلم – يقول:ليكونَنَ من أُمَّتي أقوامٌ يستحِلُّونَ الخزَّ والحَرِيرَ -وذكرَ كلاماَ، قال:- يَمسَخُ منهم آخرين قِرَدَةً وخنازيرَ إلى يومِ القِيَامَةِ

عبدَ الرحمن بنَ غَنمٍ الأشعريَّ نے کہا اللہ کو قسم میں جھوٹا نہیں ابو عامر یا ابو مالک نے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ضرور میری امت میں اقوام ہوں گی جو خز کو حلال کریں گے اور ریشم کو اور ایک کلام کا ذکر کیا .. فرمایا ان کو مسخ کر کے بندو و سور بنا دیا جائے گا قیامت تک کے لئے

اول غور کریں اس متن میں معازف کا لفظ ہی نہیں ہے

<table>
<tr><th>ابن حجر کی بشر بن بکر کی سند سے پیش کردہ روایت کا متن</th><th>امام ابو داود کی بشر بن بکر کی سند سے پیش کردہ روایت کا متن</th></tr>
<tr><td>حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللَّهِ يَمِينًا أُخْرَى حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُولُ لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ فَيَأْتِيهِمْ طَالِبُ حَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمْ فَيَضَعَ عَلَيْهِمُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

عبدَ الرحمن بنَ غَنمٍ الأشعريَّ نے کہا اللہ کو قسم میں جھوٹا نہیں ابو عامر یا ابو مالک نے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ضرور میری امت میں اقوام ہوں گی جو زنا و ریشم کو حلال کریں گے اور شراب کو اور الْمَعَازِفَ کو</td><td>حدَّثنا عبدُ الوهَّابِ بنُ نجدةَ، حدَّثنا بِشرُ بنُ بكْرٍ، عن عبدِ الرحمن ابن يزيدَ بنِ جابرٍ، حدَّثنا عطيةُ بنُ قيسٍ، سمعتُ عبدَ الرحمن بنَ غنمٍ الأشعريَّ حدَّثني أبو عامرٍ، أو أبو مالِكٍ، واللهِ يمينٌ أُخرى ما كذبني، أنه سَمعَ رسولَ الله – صلَّى الله عليه وسلم – يقول:ليكونَنَ من أُمَّتي أقوامٌ يستحلُّونَ الخزَّ والحَرِيرَ -وذكرَ كلاماَ، قال:- يَمسَخُ منهم آخرين قِرَدَةً وخنازيرَ إلى يومِ القِيَامَةِ

عبدَ الرحمن بنَ غَنمٍ الأشعريَّ نے کہا اللہ کو قسم میں جھوٹا نہیں ابو عامر یا ابو مالک نے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ضرور میری امت میں اقوام ہوں گی جو خز (کپڑے) کو حلال کریں گے اور ریشم کو اور ایک کلام کا ذکر کیا .. فرمایا ان کو مسخ کر کے بندو و سور بنا دیا جائے گا قیامت تک کے لئے</td></tr>
<tr><td colspan="2">نتیجہ : راوی بشر بن بکر نے اس متن میں اضطراب پیدا کر دیا ہے لہذا اس کی روایت قابل قبول نہیں</td></tr>
</table>

اس کی سند میں شامیوں کا تفرد ہے- یہ بشر بن بکر کی روایت ہے جس کے مطابق خز کو استعمال کرنے والے مسخ ہوں گے- خز اصحاب رسول کا لباس رہا ہے – روایت کے متن میں اضطراب ہے بعض دفعہ راوی کہتا ہے يَسْتَحِلُّونَ الْخَزّ (خز حلال کریں گے) اور بعض دفعہ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ (زنا حلال کریں گے)کہتا ہے- خز کپڑے کی قسم ہے - شوکانی کہتے ہیں خز کا لفظ غیر محفوظ ہے

(الخزّ) ثُمَّ تَعقَّبَهُ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ، لِأَنَّ كَثِيرًا مِنْ الصَّحَابَةِ لَبِسُوهُ. نيل الأوطار – (ج 12 / ص 423)

اور ابو داود کہتے ہیں صحابہ نے خز پہنا ہے

قَالَ أَبُو دَاوُد (ح4039): وَعِشْرُونَ نَفْسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ – صلى الله عليه وسلم – أَوْ أَكْثَرُ لَبِسُوا الْخَزَّ , مِنْهُمْ أَنَسٌ , وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ.

بیس اصحاب رسول بلکہ اکثر نے خز پہنا ہے جن میں انس اور البراء بھی ہیں

ابن حجر نے جو متن تغليق التعليق على صحيح البخاري میں پیش کیا ہے اس میں ہے

لَيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ

ضرور بالضرور امت میں اقوام ہوں گی جو الحر (شرم گاہ یعنی زنا) کو ریشم کو اور شراب کو اور معازف کو حلال کریں گی

یہ متن صحیح بخاری جیسا ہے لیکن سنن ابو داود جیسا نہیں ہے – جب راوی ایک ہی ہو اور متن میں فرق ہو تو یہ اضطراب الحدیث کا درجہ ہے

معلوم ہوا کہ متن میں اضطراب چلا آ رہا ہے بعض اوقات راویوں نے کہا خز کو

حلال کر دیں گے بعض اوقات کہا زنا کو حلال کر دیں گے- نصب الرایہ میں الزیلعی کہتے ہیں

قَالَ عَبْدُ الْحَقِّ فِي أَحْكَامِهِ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا بِوَجْهَيْنِ: يَسْتَحِلُّونَ الْحَرَ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ، وَرَاءٍ مُهْمَلَةٍ قَالَ: وَهُوَ الزِّنَا، وَرُوِيَ بِخَاءٍ، وَزَايٍ قَالَ: وَالْأَوَّلُ هُوَ الصَّوَابُ، انْتَهَى

عبد الحق نے کہا ٹھیک یہ ہے کہ زنا کو حلال کریں گے

ابن حبان کی رائے

ابن حبان نے صحیح میں اس روایت پر باب قائم کیا ہے

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَنِ اسْتِحْلَالِ الْمُسْلِمِينَ الْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

ان خبروں کا ذکر کہ مسلمان موسیقی و شراب کو آخری زمانے میں حلال کریں گے

تیسری روایت

ذم الملاهي لابن أبي الدنيا کی روایت ہے

قَرَأْتُ عَلَى الشَّيْخِ أَبِي طَالِبْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْفَتْحِ الْعُشَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ لِسِتَّةٍ مِنْ رَبِيعِ الْآخِرِ مِنْ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ، فَأَقَرَّ بِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَخِي مِيمِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْذَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ , قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ , عَنْ أَبِي حَازِمٍ , عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ , قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ

فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ , مَتَى؟ قَالَ: «إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ , وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ»

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میری امت میں خسف ہوں گے اور قذف اور لوگوں کا مسخ کیا جانا – ہم نے کہا اے رسول اللہ – کب ؟ فرمایا جب معازف کا ظہور ہو اور شراب حلال ہو

سند میں عَبد الرحمن بن زيد بن أسلم ہے ضعفه أحمد بن حنبل، والدارقطني ضَعَّفَهُ عليٌّ جِدًّا.

چوتھی روایت

طبرانی کبیر، مسند ابو یعلی، سنن ابو داود میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ كَيْسَانَ، مَوْلَى مُعَاوِيَةَ، قَالَ: خَطَبَ مُعَاوِيَةُ النَّاسَ، فَقَالَ: " يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تِسْعٍ، وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُنَّ: النَّوْحُ، وَالشِّعْرُ، وَالتَّبَرُّجُ، وَالتَّصَاوِيرُ، وَجُلُودُ السِّبَاعِ، وَالْغِنَاءُ، وَالذَّهَبُ، وَالْخَزُّ، وَالْحَرِيرُ "

كَيْسَانَ، مَوْلَى مُعَاوِيَةَ نے کہا معاویہ نے خطبہ دیا اور کہا لوگوں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو سے منع کیا ہے اور میں بھی کرتا ہوں نوحہ کرنا، شعر کہنا ، خود نمائی ، تصویر، درندوں کی کھال، گانا، سونا، زنا ، ریشم

سند میں کَیسان، مَولَی مُعاوِیة مجھول ہے – سنن ابو داود میں تعلیق میں شعیب نے لکھا ہے

وإسناده ضعيف لجهالة كيسان مولى معاوية
شعيب الأرنؤوط كا مسند احمد کی تعلیق میں کہنا ہے محمد بن مهاجر كا سماع کیسان سے ممکن نہیں ہے
ومحمد بن مهاجر توفي سنة 170هـ ولا يمكن أن يكون قد أدرك كيسان مولى معاوية.

پانچویں روایت

سنن ترمذی میں ہے

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ أَبُو فَضَالَةَ الشَّامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا البَلَاءُ» فَقِيلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا كَانَ المَغْنَمُ دُوَلًا، وَالأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ فِي المَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيمُ القَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشُرِبَتِ الخُمُورُ، وَلُبِسَ الحَرِيرُ، وَاتُّخِذَتِ القَيْنَاتُ وَالمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہوں گی تو اس پر مصیبتیں نازل ہوں گی ۔سوال کیا گیا : یا رسول اللہ، یہ کون کون سی خصلتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب ... شرابیں پی جائیں گی، ریشمی لباس پہنے جائیں گے،اور مغنیات اور ساز عام

ہو جائیں گے اور آخری زمانے کے امتی پہلے زمانے کے امتیوں پر لعنت کریں گے۔ پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا زمین میں دھنسنے کے اور شکلیں بگڑنے کے

سند میں الفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ أَبُو فَضَالَةَ الشَّامِيُّ سخت ضعیف ہے – یہ وہی ہے جو عمران رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی تھا

ان روایات کی تنبیہ امت میں ابھی تک کسی پر واقع نہیں ہوئی- –ریشم کا مردوں پر حرام ہونا دیگر روایات سے معلوم ہے لیکن یہاں اس عمل پر جس عذاب کا ذکر ہے اس کے وقوع پر سوال ہے - امت میں ریشم پہننے والے مردوں میں سے پچھلے ایک ہزار تین سو سال میں کوئی مسخ ہوا؟

بنو امیہ کے آخری دور اور عباسی خلافت سے عرب موسیقی سن رہے ہیں لیکن آج تک کوئی موسیقار بندر سور نہیں بنا- نہ قرن دوم کے اہل مدنیہ بندر سور بنے جو موسیقی کے جواز کے قائل تھے

امت کا گروہ مسخ ہو جائے گا	
متکم فیہ راوی	علاقہ
كَيْسَانَ، مَوْلَى مُعَاوِيَةَ	دمشقی مجہول
عبد الله بن عبد القدوس المتوفی قریب ١٦٠ ھ	کوفی ضعیف
محمد بن مهاجر المتوفی ١٧٠ ھ	مدنی لیس بمعروف
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ المتوفی ١٨٢ ھ	مدنی ضعیف
الفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ المتوفی ١٧٦ ھ	حمص شامی ضعیف
هشام بن عمار بن نصير بن ميسرة المتوفی ٢٤٥ ھ	شامی دمشقی مختلط

امت میں سے لوگوں کو مسخ کر کے بندر و سور بنا دیا جائے گا ان راویوں کا بیان کردہ ہے جو ضعیف ، مجہول ، مختلط ہیں – اس قسم کی روایات کو قرن دوم کے مدینہ کے فقہاء نے یکسر مسترد کر دیا تھا لیکن بغداد میں یہ جمع کی جا رہی تھیں – مدینہ میں دور نبوی کے ماحول پر اب بات کرتے ہیں

دور نبوی میں مدینہ میں گانے والی لونڈیاں

سنن ابن ماجہ میں ہے

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِينَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ ... يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -:اللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ

(ابن ماجہ ، رقم ۱۸۹۹)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :(شہر میں داخل ہونے کے بعد جب)نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی ایک گلی سے گزرے تو کچھ باندیاں دف بجا کر یہ گیت گارہی تھیں

م بنی نجار کی باندیاں ہیں۔

خوش نصیب کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں۔

(یہ سن کر)نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میں تم لوگوں سے محبت رکھتا ہوں

عصر حاضر کے محققین شعیب الأرنؤوط – عادل مرشد – محمَّد كامل قره بللي – عَبد اللّطيف حرز الله، محمد فؤاد عبد الباقي اور البانی سب اس کو صحیح کہتے ہیں

یہاں ہشام بن عمار روایت کر رہا ہے کہ دور نبوی میں باندیاں (معازف میں سے) دف بجا کر یہ گیت گاتی تھیں اور وہاں صحیح بخاری میں تھا کہ اس عمل

پر لوگوں کا بندر بننا ہو گا ؟ بہر حال ہشام بن عمار کا اس متن پر تفرد نہیں ہے دیگر اسناد سے بھی صحیح معلوم ہے – حلية الأولياء وطبقات الأصفياء از ابو نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: ثنا سَعِيدُ بْنُ أَشْعَثَ السَّمَّانُ قَالَ: ثنا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَوَارٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُنَّ يَضْرِبْنَ بِالدُّفُوفِ وَيَقُلْنَ:

[البحر الرجز]

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ ... يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارِ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللهُمَّ بَارِكْ فِيهِنَّ». قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: أَبُو عَبْدِ اللهِ مُخْتَلَفٌ فِيهِ، فَقِيلَ: إِنَّهُ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، وَقِيلَ: إِنَّهُ رُشَيْدٌ، وَكِلَاهُمَا بَصْرِيَّانِ، وَهُوَ بِرُشَيدٍ فِيمَا أَرَى أَشْبَهُ

ابن ماجہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ میں ایسی لونڈیاں تھیں جو دف بجانا جانتی تھیں اور گاتی بھی تھیں - دف بجانا دور نبوی میں مباح عمل تھا اور اس وقت یہ واحد ساز تھا جو عرب میں استعمال ہوتا تھا -

کہا جاتا ہے کہ مدینہ میں آمد النبی کے وقت دف پر عورتیں اور بچے گا رہے تھے

عن ابن عائشہ لما قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینہ جعل النساء و الصبیان یقلن

طلع البدر علينا

من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا

ما دعا للّٰہ داع

ایها المبعوث فینا

جئت بالامر المطاع

ابن عائشہ سے روایت ہے :جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو عورتوں اور بچوں نے یہ گیت گایا

آج ہمارے گھرمیں وداع کے ٹیلوں سے چاند طلوع ہوا ہے ۔

ہم پر شکر اس وقت تک واجب ہے، جب تک اللہ کو پکارنے والے اسے پکاریں۔

اے نبی ، آپ ہمارے پاس ایسا دین لائے ہیں جو لائق اطاعت ہے ۔ ‘

(السیرۃ الحلبیۃ۲/۲۳۵)

کتاب موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان میں تعلیق میں البانی کہتے ہیں

وقد اشتهر على الأَلسنة: أَن النبي – صلى الله عليه وسلم – استقبل بها من جواري المدينة حين هاجر إليها، وليس لذلك أَصل في السيرة.

اور زبان زد عام ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو مدینہ میں ان کا استقبال جواری (گانا والوں) نے کیا ... اور اس کا اصل سیرت میں نہیں

البتہ یہ اشعار صحیح ابن حبان میں ہیں جو کسی جنگ سے واپس آنے پر ایک لونڈی نے مدح النبی میں پڑھے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا زِيَاد بن أَيُّوب حَدثنَا أَبُو تُمَيْلة يحيى بن وَاضح حَدثنِي الْحُسَيْن بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنْ نَذَرْتِ فَافْعَلِي وَإِلا فَلا قَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ فَقَعَدَ رَسُولُ الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضربت بالدف وَقَالَت:

أشرق الْبَدْر علينا ... من ثنيات الْوَدَاع

وَجب الشُّكْر علينا ... مَا دَعَا لله دَاع

عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی جنگ سے واپس مدینہ تشریف لائے تو ایک کالی لونڈی آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے منت مانی ہے کہ اگر اللہ تعالی آپ کو صحیح واپس لے آئے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی- پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نذر مانی ہے تو اس کو پورا کرو ورنہ نہیں ، پس اس لونڈی نے کہا : میں نے نذر مانی ہے – آپ بیٹھے اور اس لونڈی نے دف پر ضرب لگائی اور پڑھا

أشرق الْبَدْر علينا ... من ثنيات الْوَدَاع

وَجب الشُّكْر علينا ... مَا دَعَا لله دَاع

اس کے مطابق ایک جنگ سے واپسی پر ایک لونڈی نےأشعأر دف پر گائے جو اس کی منت تھی

ظاہر ہے دین میں وہی منت قبول ہوتی ہے جو بدعت نہ ہو – معلوم ہوا کہ دف بجانا بدعت نہیں ہے جائز عمل ہے – لیکن لوگوں نے اس پر بھی افسانہ طرازی کی ہے مثلا امام خطابی کے حلق سے یہ روایت نہیں اتری لکھتے ہیں

ضرب الدف ليس مما يعد من باب الطاعات التي يتعلق بها النذور وأحسن حاله ان يكون من باب المباح غير انه لما اتصل باظهار الفرح بسلامة مقدم رسول الله ﷺ حين قدم المدينة من بعض غزواته و كانت فيه مسائة الكفار وإرغام المنافقين صار فعله كبعض القرب التي من نوافل الطاعات ولهذا أبيح ضرب الدف ـ [معالم السنن: ٤/ ٣٨٢]

دَف بجانا ایسا عمل نہیں کہ اسے فرمانبرداری کے ابواب سے شمار کیا جائے جن سے نذر ماننے کا تعلق ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ مباح ہے لیکن جب اس کا تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باسلامت واپسی کی خوشی سے ہوا۔ جب آپ بعض سفر سے مدینہ طیبہ پہنچے۔ اس میں کفار کی تکلیف اور منافقین کی توہین تھی تو یہ نذر نفلی اطاعت کی طرح قربت کا باعث بن گئی، اسی لیے دَف بجانے کی اجازت دی گئی۔

دف بجانا عمل جائز ہے یا نہیں ؟ سوال یہ ہے – ایسی منت حرام ہے جس میں حرام کام کیا جائے

ارشاد الحق اثری نے اس کو خاص واقعہ قرار دیا ہے لیکن خاص اس وقت ہوتا جب یہ واحد روایت ہوتی – دف بجانے پر تو متعدد صحیح روایات ہیں

اس لیے اس موقع پر دَف بجانے کی اجازت اس خاص پس منظر کی بنا پر ہے۔ اسے عمومی حالت پر محمول کرنا اور اس سے ''فن موسیقی'' کا ثبوت فراہم کرنا یتیمی علم کی دلیل ہے۔ فقہائے کرام ایسے مواقع پر کہا کرتے ہیں کہ ''هی حادثة لا عموم لها'' یہ خاص واقعہ ہے اس کا حکم عمومی نہیں

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے المعجم الکبیر میں نقل ہوئی ہے۔ وہ بیان فرماتی ہیں

دخلت علينا جارية لحسان بن ثابت يوم فطر ناشرة شعرها معها دف تغنى فزجرتها ام سلمة فقال النبى دعيها يا ام سلمة فان لكل قوم عيدا وهذا يوم عيدنا.

(رقم ۵۵۸)

عید الفطر کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی ہمارے پاس

آئی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کے پاس دف تھا اور وہ گیت گا رہی تھی۔ سیدہ ام سلمہ نے اسے ڈانٹا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ اسے چھوڑ دو۔ بے شک ہرقوم کی عید ہوتی ہے اور آج کے دن ہماری عید ہے۔

اس کی سند ضعیف ہے- سند میں الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيُّ الْجَزَرِيُّ [الوفاة: 141 – 150 ه] عَنْ: أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ جس کو منکر الحدیث کہا گیا ہے

قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: لَيْسَ بِثِقَةٍ.

وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

وَقَالَ النَّسَائِيُّ، وَغَيْرُهُ: مَتْرُوكٌ

مصنف ابن ابی شیبہ ح 16413 میں ہے کہ اصحاب ابن مسعود دف کو چھین کر پھاڑ دیتے

حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: «كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ» يَسْتَقْبِلُونَ الْجَوَارِيَ فِي الْأَزِقَّةِ مَعَهُنَّ الدُّفُّ فَيَشُقُّونَهَا

ابراہیم نے کہا اصحاب ابن مسعود گانے والے کے سامنے جاتے اور ان سے دف لے کر شق کر دیتے

دوسری طرف اسی کتاب مصنف میں ہے

حَدَّثَنَا 16405 - شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَعِنْدَهُمَا جَوَارٍ تُغَنِّينَ فَقُلْتُ: أَتَفْعَلُونَ هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّهُ رَخَّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ»

عامر نے کہا میں ابن مسعود اور قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ کے پاس گیا تو ان کے پاس گانے

والے تھے میں نے کہا آپ اصحاب رسول ہو کر اس کو سنتے ہیں ؟ فرمایا ہم کو شادی پر اس کی رخصت ہے

ابن ابی شیبہ کی ان دونوں اسناد میں مدلس ہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ ابن مسعود کو ہر کوئی اپنے کیمپ میں بتاتا ہے – چاہے گانا مباح کرنے والے ہوں یا نہ کرنے والے ہوں –

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " يَا عَائِشَةُ أَتَعْرِفِينَ هَذِهِ؟ " قَالَتْ: لَا، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ: " هَذِهِ قَيْنَةُ بَنِي فُلَانٍ تُحِبِّينَ أَنْ تُغَنِّيَكِ؟ " قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطَاهَا طَبَقًا فَغَنَّتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَدْ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِي مَنْخِرَيْهَا "

السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ نے کہا ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی – آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تم اس کو جانتی ہو ؟ عائشہ بولیں نہیں اے اللہ کے نبی – آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بنی فلاں کی مغنیہ ہے ،کیا چاہتی ہو یہ گانا گائے ؟ عائشہ بولیں جی ، اس کو ایک حصہ ملا ہے فن گویائی میں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اس کے نرخرے میں پھونکتا ہے

سند میں الجعید مجہول الحال ہے – شعیب کے بقول یہ الجعید بن عبد الرحمن ہے لیکن اس کی تعدیل انہوں نے پیش نہیں کی نہ اس نام کا کوئی راوی ملا – البانی نے **الصَّحِيحَة** میں اس کو درج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ الجعد بن عبد الرحمن بن أوس أبو زيد الكندي ہے – دوسری طرف اسی الجعد بن عبد الرحمن

پر أبو الوليد الباجي كتاب «التعديل والتجريح» میں کہتے ہیں قال علي ابن المديني: لم يرو عنه مالك بن أنس شيئا - امام مالک اس سے کچھ روایت نہ کرتے تھے یعنی یہ امام مالک کے نزدیک متروک تھا – الساجي نے الجعد بن عبد الرحمن کا ذکر الضعفاء میں کیا ہے

ارشاد الحق اثری کتاب اسلام اور موسیقی میں اس ضعیف روایت سے دلیل لیتے ہیں

بالکل اسی طرح السنن الکبریٰ للنسائی میں حضرت سائبؓ کی یہ روایت تو انھیں نظر آ گئی مگر مسند امام احمد [ج:۳ص:۴۴۹] اور المعجم الکبیر للطبرانی [ج:۷ص:۱۸۷] میں حضرت سائبؓ کی یہ روایت جو اسی سند سے ہے نظر نہ آئی، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب وہ لونڈی گانے لگی :

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ نَفَخَ الشَّیْطَانُ فِیْ مَنْخَرَیْهَا۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان نے اس کے نتھنوں میں پھونک ماری ہے۔

یہی روایت علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد [ج:۸ ص:۱۳۰] میں بھی ذکر کی اور فرمایا: رواہ احمد والطبرانی و رجال احمد رجال الصحیح" اسے امام احمدؒ اور طبرانیؒ نے روایت کیا ہے اور مسند احمد کے راوی الصحیح کے راوی ہیں۔

علاوہ ازیں معلوم یوں ہوتا ہے کہ السنن الکبریٰ کا مطبوعہ نسخہ جس نسخہ سے طبع ہوا ہے، اس میں حدیث کے آخری الفاظ جن سے گانے پر کراہت کا اظہار ہوتا ہے ساقط ہو گئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں، کیونکہ علامہ سید محمد مرتضیٰ الزبیدی نے اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین [ج ٦ ص ٤٩٤] میں امام نسائیؒ کی السنن الکبریٰ کے اسی باب اور اسی سند سے یہ روایت ذکر کی ہے اور اس کے آخر میں " قَدْ نَفَخَ الشَّیْطَانُ فِیْ مَنْخَرَیْهَا " کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اس لیے ان الفاظ کے بغیر السنن الکبریٰ میں یہ روایت محل نظر ہے۔ صحیح یہی ہے کہ السنن میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں۔

لونڈیاں یا معصوم بچیوں کا گانا ؟

صحیح بخاری حدیث ۹۸۷ میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، "أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنَى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى.

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا کہ ان سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے یہاں (منٰی کے دنوں میں) تشریف لائے اس وقت گھر میں دو جَارِيَتَانِ دف بجا رہی تھیں اور بعاث کی لڑائی کی نظمیں گا رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے تشریف فرما تھے ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابوبکر رہنے دو یہ عید کے دن ہیں اور وہ بھی منٰی کے دن ہیں

اس حدیث میں لفظ جاریہ ہے جس کا مطلب لونڈی بھی ہے اور بچی بھی ہے – اسماء و صفات میں حدیث جاریہ مشہور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے پوچھا اللہ تعالی کہاں ہیں تو اس نے کہا آسمان میں- صحیح بخاری کے ایک مقام میں ہے یہ قَيْنتان یعنی گانے والی لونڈیاں تھیں اور ایک میں ہے کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں – یہ اس کے متن کا اضطراب ہے – اضطراب متن

میں دیکھا جاتا ہے کہ کس کس راوی نے کیا بیان کیا ہے اور ان میں سے کون سا مضبوط ہے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا".ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے باپ(عروہ بن زبیر) نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے، آپ نے بتلایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں یہ شیطانی باجے اور یہ عید کا دن تھا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔

کتاب اسلام اور موسیقی از ارشاد الحق اثری میں اس روایت کے متن میں اضطراب کا ذکر کیا گیا ہے

اولاً: تو یہ دیکھیے کہ بخاری شریف ہی میں یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عروہ نے بیان کی ہے اوران سے روایت کرنے والوں میں محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود الاسدی، ہشام، ابن شہاب زہری تینوں کی روایت میں '' جَـارِيَتَـانِ '' کالفظ ہے۔ رقم

www.sirat-e-mustaqeem.com

:۹۴۹، ۹۵۲، ۳۵۲۵۔ البتہ ہشام سے شعبہ کی روایت میں '' قَيْـنَتَـانِ '' کالفظ ہے۔ رقم :۳۹۳۱۔ اوراسی روایت میں یہ شک بھی بیان ہوا ہے کہ یہ عیدالفطر کا دن تھا یا عیدالاضحیٰ کا۔ جب کہ زہری کی روایت میں بلاریب ''ایام منیٰ'' یعنی عیدالاضحیٰ کا ذکر ہے۔ گویا صرف امام شعبہؒ کی روایت میں '' قَيْنَتَانِ '' کا ذکر ہے اوراسی میں شک کا ایک اور پہلو بھی موجود ہے۔ باقی روایات میں '' جَـارِيَتَـانِ '' ہی کالفظ ہے۔ بلکہ مسند امام احمد علیہ الرحمۃ [ج:٦ص:٩٩] میں خود شعبہ کی روایت میں بھی '' جَارِيَتَانِ '' ہی کالفظ ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ امام شعبہؒ نے بھی اگر '' قَيْنَتَانِ '' کالفظ ایک روایت میں بیان کیا ہے تو اس کے معنی بھی '' جَـارِيَتَـانِ '' ہی ہے۔ جیسا کہ اہل عرب کے ہاں یہ معروف ہے کہ '' قَيْـنة '' کے معنی جاریہ ہے۔ بایں طور بھی امام شعبہ کی ایک روایت کے مطابق '' قيـنة '' کے معنی پیشہ ور مغنیہ قرار دینا محض خواہش پرستی ہے۔ علم کی کوئی خدمت نہیں۔ حضرت

مسند احمد کی تعلیق میں شعیب نے وضاحت کی ہے کہ

من طريق حماد بن أسامة، عن هشام بن عروة، به. وعندهم زيادة قول عائشة في الجاريتين: وليستا بمغنيتين،

یہ الفاظ ولیستا بمغنیتین یہ گانے والیاں نہیں تھیں صرف حماد بن اسامہ نے زیادت میں بولے ہیں

حماد کوفی ، احادیث عائشہ میں غلطیاں کرنے کے لئے مشہور ہیں- بقول حفص بن غیاث یہ روایت کا حلیہ ہی بگاڑ دیتے ہیں - یہ زیادت شاذ ہے - اس

حدیث کے متن میں دیگر کتب میں ہے

وَتُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ

وہی گاو جو گا رہی تھیں

انظر الجامع الصحیح للسنن والمسانید از صھیب عبد الجبار

صحیح بخاری میں شعبہ کی سند سے ہے

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى، وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَإِنَّ عِيدَنَا هَذَا اليَوْمُ»

یہاں ہے کہ یہ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ تھیں یعنی گانے والیاں

مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف رکھتے تھے عیدالفطر یا عید الاضحی کا دن تھا، دو گانے والی لونڈیاں یوم بعاث کے بارے میں گا رہی تھیں جو انصار کے شعراء نے اپنے فخر میں کہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شیطانی گانے باجے! (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں) دو مرتبہ انہوں نے یہ جملہ دہرایا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! انہیں چھوڑ دو۔ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ہماری عید آج کا یہ دن ہے۔

شعبہ کے علاوہ امام زہری نے اس میں قَيْنَتَانِ کا ذکر کیا ہے –

مطالع الأنوار على صحاح الآثار از ابن قرقول (المتوفى: 569هـ) کے مطابق

و"عِنْدَهَا قَيْنَتَانِ" هما: المغنيتان والقينة أيضًا: الأَمَةُ،

قَيْنَتَانِ یہ گا رہی تھیں اور القينة لونڈی بھی ہے

معلوم ہوا کہ اس روایت کو امام شعبہ ، امام زہری نے روایت کیا ہے دونوں نے گانے والی لونڈیوں کا ذکر کیا ہے لیکن حماد بن اسامہ نے اس کو کر دیا کہ وہ گانے والیاں نہیں تھیں جو شاذ اضافہ ہوا

اسی طرح روایت میں ہے کہ یہ گا رہی تھیں لیکن عراقی حماد بن اسامہ نے جو مدلس بھی ہے اس نے کہا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں – یعنی کوفی اس کو بدل رہے ہیں جبکہ بصرہ کے امام شعبہ اور مدینہ و شام کے امام زہری کہتے اس میں قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ دو گانے والی لونڈیاں تھیں

اس زیادت کی بنا پر اس روایت پر لوگ جدل کرتے ہیں کہ یہ بچیاں تھیں، لونڈیاں نہیں -

ابْنُ خَطَلٍ کے قصے میں شارحین (طرح التثريب از المؤلف: أبو الفضل زين الدين العراقي (المتوفى: 806هـ)) نے لکھا ہے

فَكَانَتْ لَهُ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے پاس قَيْنَتَانِ (گانے والی لونڈیاں) تھیں جو ہجو النبی کرتیں تھیں

ظاہر ہے یہ لونڈیاں تھیں نہ کہ معصوم بچیاں جو ہجو النبی کرتیں – یہ باقاعدہ گانے والیاں تھیں

عرب میں لونڈیاں گاتیں تھیں متعدد روایتوں سے معلوم ہے نہ صرف دور نبوی کی بلکہ دور اصحاب رسول و تابعین کی بھی – اس روایت کے علاوہ اوپر روایات دے دی گئی ہیں کہ لونڈیوں نے نبی علیہ السلام کے سامنے گایا

گانے والی لونڈیاں تھیں ان الفاظ کو بولنے میں امام شعبہ کا تفرد نہیں ہے جیسا ارشاد الحق اثری نے کتاب اسلام اور موسیقی میں دعوی کیا ہے بلکہ یہ الفاظ معمر عن زہری اور معمر عن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ کی سند سے بھی معلوم ہیں

الجامع (منشور كملحق بمصنف عبد الرزاق)

المؤلف: معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي مولاهم، أبو عروة البصري، نزيل اليمن (المتوفى: 153هـ)

المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي

الناشر: المجلس العلمي بباكستان، وتوزيع المكتب الإسلامي ببيروت

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعٌ، مُسَجًّى ثَوْبُهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هَذَا؟ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «دَعْهُنَّ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَذِكْرِ اللَّهِ

طبرانی کبیر میں بھی ہیں

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعٌ مُسَجًّى ثَوْبُهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَعِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هَذَا؟، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: «دَعْهُنَّ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ»

پس ثابت ہوا کہ امام شعبہ اور امام زہری، امام هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ کا اس متن پر

اجماع ہے کہ یہ لونڈیاں گانے والی تھیں اور ان کی مخالفت کی ہے ابو اسامہ نے جو امام شعبہ اور امام زہری سے کم تر راوی ہے

متعدد روایات میں آیا ہے کہ

وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ،

یہ لونڈیاں دف بجا رہی تھیں

عربی میں دف کا شمار معازف میں کیا جاتا ہے

دو آوازیں

کشف الاستار عن زوائد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا شَبِيبُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صوتان معلونان فی الدنیا وال آخرة، مزمار عند نعمة ورنة عند مصيبة

دو آوازوں پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں لعنت ہے۔ خوشی کے وقت باجے کی آواز اور غم کے وقت شور مچانا اور پیٹنا۔

(کشف الاستار عن زوائد۱-۳۷۷)

شبيب بن بشر، ويقال: ابن عبد الله أبو بشر البجلي الكوفي.

* قال البخاري: منكر الحديث. (ترتيب علل الترمذي) ق 76.

اسلام اور موسیقی میں ارشاد الحق اثری اس روایت کو پیش کرتے ہیں

دوسری حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَۃٍ وَ رَنَّۃٌ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ۔

دو آوازیں ایسی ہیں جو دنیا و آخرت میں ملعون ہیں۔ ایک نعمت کے وقت مزمار، دوسری مصیبت کے وقت چیخنے چلانے کی آواز۔

یہ روایت امام بزارؒ نے اپنی مسند میں ذکر کی ہے، جیسا کہ کشف الاستار [ج:١ ص:٣٧٧] میں ہے علامہ المنذری نے الترغیب [ج:٤ ص:٣٥٠] اور علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد [ج:٣ ص:١٣] میں فرمایا ہے: رجالہ ثقات کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ علامہ البانیؒ نے تحریم آلات الطرب [ص:٥١۔٥٢] میں کہا ہے کہ امام ابن السماک نے بھی یہ روایت ایک اور سند سے بیان کی ہے اور مجموعی طور پر یہ حدیث صحیح ہے۔

جبکہ اس میں منکر الحدیث راوی ہے – بخاری کہتے ہیں منکر الحدیث کی روایت جائز نہیں

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَخَرَجَ بِهِ إِلَى النَّخْلِ فَأُتِيَ بِإِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَوُضِعَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ: «يَا بُنَيَّ [ص:63] لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا» وَذَرَفَتْ عَيْنُهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: تَبْكِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ لَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ؟ قَالَ: «إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنِ النَّوْحِ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ، صَوْتٍ عِنْدَ نَغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوهٍ، وَشَقِّ جُيُوبٍ، وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ، إِنَّمَا هَذِهِ رَحْمَةٌ وَمَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ، يَا إِبْرَاهِيمُ لَوْلَا أَنَّهُ أَمْرٌ حَقٌّ وَوَعْدٌ صِدْقٌ، وَسَبِيلٌ مَأْتِيَّةٌ، وَإِنَّ أُخْرَانَا لَتَلْحَقُ أُولَانَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا أَشَدَّ مِنْ هَذَا، وَإِنَّا

بِكَ لَمَحْزُونُونَ تَبْكِي الْعَيْنُ، وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ»
اَلنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں دو حماقت اور فسق وفجور سے بھری آوازوں سے روکتاہوں ایک لہوولعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ گانے کی آواز ، دوسری مصیبت کے وقت چہرے پیٹنے اور گریبانوں کو چاک کرکے نوحہ کی آواز
سند میں ابن ابی لیلی ضعیف ہے

گانے والی کی اجرت اور عبید اللہ بن زحر کا پروپیگنڈا

مسند احمد میں ہے
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، سَمِعَهُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغَنِّيَاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ، وَأَكْلُ أَثْمَانِهِنَّ حَرَامٌ» (حم) 22169 , قال الشيخ شعيب الأرناؤوط: إسناده ضعيف جدا.
ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
گانے والیوں کی اجرت حلال نہیں ہے اور ان کی تجارت اور ان کی رقم جو کمائی وہ حرام ہے
شعیب الأرناؤوط اس پر حکم کرتے ہیں : إسناده ضعيف جدا- اسناد سخت ضعیف ہیں

شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں

إسناده ضعيف جداً، عبيد الله بن زحر -وهو الإفريقي- ضعيف، وعلي ابن يزيد -وهو ابن أبي هلال الألهاني- ضعيف جداً.

ترمذی اس کو روایت کر کے کہتے ہیں کہ امام بخاری کہتے ہیں اس میں ضعیف راوی ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ القَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبِيعُوا القَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ، وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ"، وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ} [لقمان] إِلَى آخِرِ الآيَةِ. هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ القَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالقَاسِمُ ثِقَةٌ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الحَدِيثِ، سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ: الْقَاسِمُ ثِقَةٌ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا القَيْنَاتِ کو اجرت مت دو نہ ان کو خریدو

القَيْنَاتِ سے مراد لونڈی ہے - گانا گانے والی ہونا ضروری نہیں ہے – دیکھئے اسلام اور موسیقی از ارشاد الحق اثری صفحہ ٢٠–

یہ متن منکر ہے - امام بخاری کہتے ہیں عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ اس میں ضعیف ہے - لونڈی خریدنا اسلام میں جائز ہے

حیرت ہے کہ البانی نے تحریم آلات طرب میں اس سند کو بھی قبول کر لیا ہے – الأحاديث الضعيفة والموضوعة التي حكم عليها الحافظ ابن كثير في تفسيره از أبو عبد الرحمن محمود بن محمد الملاح جو عبد الله بن مانع الروقي کی

تحقیق سے ہے اس میں ہے کہ اس کی سند کے راوی ضعیف ہیں

وهكذا رواه الترمذي وابن جرير، من حديث عُبَيد الله بن زحر بنحوه، ثم قال الترمذي: هذا حديث غريب. وضعف علي بن يزيد المذكور.

قلت: علي، وشيخه، والراوي عنه، كلهم ضعفاء. والله أعلم

طبرانی کبیر اور مسند حارث میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ , ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ , عَنْ مُطَّرِحِ بْنِ يَزِيدَ الْكِنَانِيِّ , عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرَ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ , عَنِ الْقَاسِمِ , عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ تَعْلِيمُ الْمُغَنِّيَاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا بَيْعُهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ , وَقَدْ نَزَلَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ {وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ} [لقمان: 6] الْآيَةَ , وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا رَفَعَ رَجُلٌ قَطُّ عَقِيرَتَهُ بِغِنَاءٍ إِلَّا ارْتَدَفَهُ شَيْطَانَانِ يَضْرِبَانِ بِأَرْجُلِهِمَا عَلَى ظَهْرِهِ وَصَدْرِهِ حَتَّى يَسْكُتَ

أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مغنیات (گانے والی لونڈیوں) کی تعلیم جائز نہیں ہے ، نہ ان کو خریدنا جائز ہے ، نہ بیچنا

سند میں مطرح بن یزید الکنانی ضعیف ہے - إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال از مغلطاي کے مطابق

قال ابن حبان: لا يروي إلا عن علي بن يزيد وابن زحر، وكلاهما ضعيف

طبرانی کبیر میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ تَعْلِيمَ الْمُغَنِّيَاتِ، وَاشْتِرَاءَهُنَّ وَبَيْعَهُنَّ، وَأَكْلَ أَثْمَانِهِنَّ

سند میں عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ سخت ضعیف ہے – میزان الاعتدال از الذہبی میں ہے

عثمان بن سعيد، عن يحيى، قال: حديثه عندي ضعيف.

وروى عباس عن يحيى: ليس بشئ.

وقال ابن المديني: منكر الحديث.

اوپر ان روایات میں عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ کا تفرد ہے

وَقَال عثمان بْن سَعِيد الدارمي ، عَن يَحْيَى بْن مَعِين: كُل حَدِيثه عندي ضعيف

امام ابن معین نے کہا اس کی ہر حدیث ضعیف ہے

عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ کا پروپیگنڈا مسلسل چل رہا ہے کہ ایسی لونڈی کی اجرت حرام ہے جو گاتی ہو

المعجم الکبیر طبرانی میں حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّقَطِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «ثَمَنُ الْقَيْنَةِ سُحْتٌ، وَغِنَاؤُهَا حَرَامٌ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهَا حَرَامٌ، وَثَمَنُهَا مِثْلُ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ عَلَى السُّحْتِ، فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ»

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنیہ کی اجرت حرام ہے اور اس کا گانا حرام ہے اور اس پر نظر ڈالنا حرام ہے اور اس کی اجرت کتے جیسی ہے اور کتے کی اجرت حرام ہے

یہ متن منکر ہے – ارشاد الحق اثری کے مطابق قنیہ سے مراد گانے والی ضروری نہیں ہے صرف لونڈی مراد ہے - لونڈی کی اجرت دین میں حرام نہیں ہے

سند میں عبد العزيز بن عبد الله الاويسی المدني شيخ البخاري ہے جس کو ابو داود نے ضعیف کہا ہے - ساتھ یزید بن عبد الملك النوفلي بھی ضعیف ہے جس پر الذھبی کا کہنا ہے

قال الذهبي: "مجمع على ضعفه

اس کی تضعیف پر اجماع ہے

لہذا یہ سند ضعیف ہے متن منکر ہے

المعازف میں سے دف کو بجانا اسلام میں جائز ہے

لغات کے مطابق المعازف میں تمام آلات موسیقی شامل نہیں ہیں صرف وہ ہیں جن پر ضرب لگتی ہے جیسے دف، طبل وغیرہ- تاج العروس میں ہے

. والمَعازِفُ: المَلاهِي الَّتِي يُضْرَبُ بهَا، كالعُودِ والطُّنْبُورِ والدُّفِّ، وغَيْرِها

سرور کے آلات جن پر ضرب لگائی جاتی ہے جس میں عود طنبور دف اور دیگر آلات ہیں

تهذيب اللغة از محمد بن أحمد بن الأزهري الهروي، أبو منصور (المتوفى: 370هـ) کے مطابق

والمَعَازِف: قَالَ اللَّيْث: هِيَ الملاعب الَّتِي يُضرب بهَا، يَقُولُونَ للْوَاحِد: عَزْفٌ وللجميع مَعَازف رِوَايَة عَن الْعَرَب، فَإِذا أُفرد المِعْزَف فَهُوَ ضَرْبٌ من الطنابير يتَّخذه أهل الْيمن وَغَيره يَجْعَل العُود مِعْزَفاً.

اللیث نے کہا یہ کھیلنے کی چیزیں ہیں جن پر ضرب لگاتے ہیں اور اگر یہ مفرد ہو المزف تو یہ طنبور ہے جو اہل یمن نے لئے ہیں

سنن الکبری بیہقی میں ایک روایت میں بیہقی لکھتے ہیں

وَأَمَّا الضَّرْبُ بِالْعُودِ وَالطَّبْلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْمَعَازِفِ

اور ضرب میں ہے عود (گٹار نما الہ) اور طبل اور دیگر جو معازف ہیں

المَعَازِف سے مراد اگر آلات موسیقی ہیں تو ان میں دف شامل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بجائی گئی اپ نے اس پر منع نہ کیا بلکہ منع کرنے والے ابو بکر کو روکا

کتاب المنتخب من مسند عبد بن حمید کی صحیح سند سے روایت ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، ثنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَ: كَانَتِ النِّسَاءُ يَضْرِبْنَ بِالدُّفُوفِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ؟ فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَوْمَ عُرْسِي، فقعد عند موضع فِرَاشِي هَذَا وَعِنْدَنَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بالدف وتندبان آبائي الذي قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَتَا: فِيمَا تَقُولَانِ: فِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَمَّا هذا فلا تقولاه

خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الْحُسَيْنِ کی روایت ہے کہ ایک شادی کے موقعہ پر لونڈیاں دف بجا رہی تھیں کہ رسول اللہ ، رُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ کے پاس تشریف لائے

اس کی سند صحیح ہے

اور مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ، قَالَ: كَانَ يَوْمٌ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ يَلْعَبُونَ فِيهِ، فَدَخَلْتُ عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَعَدَ عَلَى مَوْضِعِ فِرَاشِي هَذَا، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تَنْدُبَانِ آبَائِي الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، تَضْرِبَانِ بِالدُّفُوفِ، وَقَالَ عَفَّانُ، مَرَّةً

بِالدُّفِّ، فَقَالَتَا فِيمَا تَقُولَانِ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ. فَقَالَ: أَمَّا هَذَا فَلَا تَقُولَاهُ
الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، کہتیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو لونڈیاں دف بجا کر گا رہی تھیں
شعيب الأرنؤوط اس کو صحیح علی شرط مسلم کہتے ہیں
مسند احمد کی روایت ہے
عَنْ أَبِي بَلْجٍ قَالَ: (قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ رضي الله عنه: إِنِّي قَدْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَتَيْنِ , لَمْ يُضْرَبْ عَلَيَّ بِدُفٍّ , قَالَ: بِئْسَمَا صَنَعْتَ) (1) (قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ) (2) (فِي النِّكَاحِ) (3) (الصَّوْتُ (4) وَضَرْبُ الدُّفِّ
ابی بلج نے محمد بن حاطب سے کہا میں نے دو شادییاں دیکھیں ان میں دف نہیں بجائی گئی انہوں نے کہا: **برا ہوا** -رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال و حرام میں فاصلہ رکھو، نکاح میں آواز میں اور دف میں
علماء نے اس سے نکاح میں دف بجانے کا جواز لیا ہے
قَالَ الْجَزَرِيُّ فِي النِّهَايَةِ: يُرِيدُ إِعْلَانَ النِّكَاحِ , وَذَلِكَ بِالصَّوْتِ وَالذِّكْرِ بِهِ فِي النَّاسِ
الْجَزَرِيُّ کہتے ہیں آواز سے مراد نکاح کا اعلان ہے
مبارک پوری اہل حدیث کہتے ہیں
قُلْت: الظَّاهِرُ عِنْدِي وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالصَّوْتِ هَاهُنَا: الْغِنَاءُ الْمُبَاحُ، فَإِنَّ الْغِنَاءَ الْمُبَاحَ بِالدُّفِّ جَائِزٌ فِي الْعُرْسِ. تحفة الأحوذي - (ج 3 / ص 154)
میں کہتا ہوں جو میرے نزدیک ظاہر ہے اللہ کو پتا ہے کہ آواز سے مراد یہاں مباح گانا ہے کیونکہ غنا مباح دف کے ساتھ شادی پر جائز ہے

بخاری کے شارع الْمُهَلَّبُ کہتے ہیں

فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالدُّفِّ وَالْغِنَاءِ الْمُبَاحِ

اس حدیث کے مطابق نکاح کا اعلان دف اور غنا کے ساتھ مباح ہے

مباح یعنی حلال ہے اور غنا مطلب گانا ہے -

وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب انصار کی ایک عورت کی شادی ہوئی اے عائشہ انہوں نے لھو ساتھ کیوں نہیں کیا اس کو انصار تو پسند کرتے ہیں

یعنی یہ دف بجانا مباح تھا تبھی تو رسول اللہ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو حیرت ہوئی کہ اس کو کیوں نہیں کر رہے -

نسائی کی روایت ہے

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ , وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ – رضي الله عنهما – فِي عُرْسٍ , وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ: أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ , يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ , فَقَالَا: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا, وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ , قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللهوِ عِنْدَ الْعُرْسِ

اسی سند سے سنن الکبری البیہقی میں ہے

جواري يضربن بالدف ويغنين ...

گانے والیاں دف بجا رہی تھیں گا رہی تھیں ..

عامر بن سعد البجلی کہتے ہیں میں قَرَظَةَ اور ابی مسعود کے پاس آیا شادی میں پس جب گانا ہوا میں نے کہا اپ صحابی ہیں ! اہل بدر میں سے ہیں اور ایسا

کرتے ہیں ! انہوں نے کہا بیٹھ جاؤ ! چاھو تو سنو ہمارے ساتھ ورنہ چلتے بنو، ہم کو شادی پر اس کی رخصت ہے-

آداب الزفاف میں البانی نے اس کو حسن کہا ہے

البانی کہتے ہیں

ويجوز له أن يسمح للنساء في العرس بإعلان النكاح بالضرب على الدف فقط وبالغناء المباح

اور جائز ہے عورتوں کا شادی کا اعلان نکاح صرف دف بجا کر گانا مباح کے ساتھ

امت اصحاب بدر سے زیادہ کون اللہ کے قریب ہے ؟

سنن ابن ماجہ میں ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أخبرنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أخبرنا الْأَجْلَحُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنْ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: "أَهْدَيْتُمْ الْفَتَاةَ؟ " قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: "أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي؟ " قَالَتْ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ ... فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

''سیدہ عائشہ ؓ نے انصار میں اپنی ایک عزیزہ کا نکاح کیا، اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائے۔ آپ نے (لوگوں سے) دریافت کیا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ہے؟ سیدہ عائشہؓ نے کہا: جی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: انصار گانا پسند کرتے ہیں۔ یہ بہتر ہوتا تم اس کے ساتھ گانے والے کو بھیجتے جو یہ گیت گاتا: ''ہم تمھارے پاس آئے ہیں، ہم تمھارے پاس آئے ہیں۔ ہم بھی سلامت رہیں، تم بھی سلامت رہو۔''

یہاں سند میں الْأَجْلَحُ ہے جو مضبوط نہیں ہے لہذا یہ سند حسن ہے لیکن صحیح سند سے یہ واقعہ صحیح بخاری میں موجود ہے

حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عَائِشَةُ، مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَإِنَّ الأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ ایک عورت انصار میں کسی مرد سے بیاہی گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا عائشہ ان کے ساتھ لھو کیوں نہیں تھا ؟ انصار تو اس کو پسند کرتے ہیں

بغوی شرح السنہ میں کہتے ہیں

قلت: وضر الدُّف فِي العُرس والختان رخصَة، رُوِي عَنِ ابْن سِيرِينَ، أَن عُمَر بْن الْخَطَّاب كَانَ إِذا سمع صَوتا، أَو دُفّا، قَالَ: مَا هَذَا؟ فَإِن قَالُوا: عرس، أَو ختان، صَمَتَ.

وَكره عكرمةُ، وَإِبْرَاهِيم نِهابَ الْعرس، وَلم يكرههُ الشّعبِيّ.

میں بغوی کہتا ہوں دف بجانا شادی پر ولیمہ پر اس کی رخصت ہے اور ابن سیرین نے عمر بن خطاب سے روایت کیا کہ جب وہ آواز سنتے تو کہتے یہ کسی ہے ؟ اگر کہتے یہ شادی ہو رہی ہے تو چپ ہو جاتے – اور عکرمہ اور ابراہیم اس پر پھڈا کرتے اور الشّعبِيّ کوئی کراہت نہ کرتے

معلوم ہوا کہ حجاز میں شادی پر لھو (غنا ہوتا) اور المعازف میں دف بجائی جاتی تھی ایسا مدینہ میں آمد رسول پر بھی بیان ہوتا ہے لیکن شام و عراق میں بعد میں اس کو ایک ایسا کام سمجھا جاتا تھا جس پر انسان مسخ ہو کر بندر و

سور بن جائیں – اہل حجاز کے بنو امیہ کے اور بنو عباس کے خلفاء کے لئے یہ مشہور ہے کہ ان کے دربار میں گانے والی لونڈیاں تھیں- اس پر بصرہ اور دمشق کے بعض راویوں کو سخت کوفت ہوتی تھی

عرب عبادت میں موسیقی استعمال نہیں کرتے تھے البتہ باقی مقامات پر اس کا استعمال تھا

سنن الکبری بیہقی کی روایت ہے

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَا: نا أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الْأَصَمُّ أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي شِمْرُ بْنُ نُمَيْرٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِبَنِي زُرَيْقٍ فَسَمِعُوا غِنَاءً وَلَعِبًا فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: نِكَاحُ فُلَانٍ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: كَمَّلَ دِينَهُ هَذَا النِّكَاحُ لَا السِّفَاحُ، وَلَا نِكَاحُ السِّرِّ حَتَّى يُسْمَعَ دُفٌّ أَوْ يُرَى دُخَانٌ قَالَ حُسَيْنٌ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ السِّرِّ حَتَّى يُضْرَبَ بِالدُّفِّ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ضَعِيفٌ

علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ہمراہ بنی زریق کے پاس سے گزرے ۔ اس موقع پر آپ نے ان کے گانے بجانے کی آوازسنی ۔ آپ نے پوچھا :یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا :یا رسول اللہ ، فلاں شخص کا نکاح ہو رہا ہے ۔ آپ نے فرمایا : اس کا دین مکمل ہو گیا۔ نکاح کا صحیح طریقہ یہی ہے ۔ نہ بدکاری جائز ہے اور نہ پوشیدہ نکاح ۔ یہاں تک کہ دف کی آواز سنائی دے یادھواں اٹھتا ہوا دکھائی دے۔ حسین نے کہا ہے اور مجھ سے عمرو بن یحییٰ المازنی نےبیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پوشیدہ نکاح کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ اس میں دف بجایا جائے

اسکی سند میں حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ کو بیہقی نے ضَعِيفٌ قرار دیا ہے

طبرانی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُوسَى الْعَسْكَرِيُّ , حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ , حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَوْفٍ الْأَعْرَابِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَيٍّ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ , فَإِذَا جَوَارِي يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ , وَيَقُلْنَ: نَحْنُ قَيْنَاتُ بَنِي النَّجَّارِ , فَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ , فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِيَ يُحِبُّكُمْ» ، لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَوْفٍ إِلَّا عِيسَى تَفَرَّدَ بِهِ مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ

(المعجم الصغير، رقم٧٨)

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے تو آپ نے دیکھا کہ کچھ لونڈیاں دف بجا رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ہم بنی نجار کی گانے والیاں ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج محمد ہمارے ہمسائے بنے ہیں ۔آپ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ میرے دل میں تمھارے لیے محبت ہے

اس کی میں مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ مختلف فیہ ہے لہذا مضبوط روایت نہیں ہے

موسیقی سننے والے مسلمانوں کی کفار پر فتح

إبراهيم بن المهدي کا ذکر کتاب وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان میں ابن خلکان کرتے ہیں کہ یہ هارون الرشيد کے بھائی تھے اور كانت له اليد الطولى في الغناء والضرب بالملاهي یہ گانے میں ید الطولی رکھتے تھے اور آلات موسیقی بجاتے تھے

مسند الشاميين طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا أَبُو تَوْبَةَ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ أَرْطَاةَ، أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، خَرَجَ مِنْ دِمَشْقَ إِلَى بَعْضِ قَرْيَاتِ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى صَدِيقٍ كَانَ لَهُ فِيهَا، فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَفَرٌ، فَجَعَلُوا يَتَحَدَّثُونَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ يَذْكُرُونَ مِنْ أَصْحَابِ الدَّجَّالِ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ فَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ: قَوْمٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَمْرَ وَالْحَرِيرَ وَالْمَعَازِفَ حَتَّى يُقَاتِلُونَ مَعَكُمْ، فَيُنْصَرُونَ كَمَا تُنْصَرُونَ، وَيُرْزَقُونَ، حَتَّى يُوشِكَ قَاتِلُهُمْ أَنْ تَقُولَ: فَعَلَ اللَّهُ بِأَوَّلِنَا كَذَا وَكَذَا، لَوْ كَانَ حَرَامًا مَا نُصِرْنَا وَلَا رُزِقْنَا، حَتَّى إِذَا خَرَجَ الدَّجَّالُ لَحِقُوا بِهِ، لَا يَتَمَالَكُونَ عَنْهُ، يُخْرِجُهُمْ إِلَيْهِ أَعْمَالُهُمْ

عَدِيُّ بْنُ أَرْطَاةَ نے روایت کیا کہ عَوْفَ بْنَ مَالِك دمشق کے بَنِي فَزَارَةَ کے محلوں میں سے ایک پر اپنے دوست سے ملنے نکلے ، وہاں ایک مجمع جمع ہو گیا اور ان سے سوال کرنے لگا – پس ایک رجل بولا یہ اصحاب دجال پر کیا اپ فرماتے ہیں جو اس امت کے ہوں گے ؟ عَوْفَ بْنَ مَالِك نے کہا دجال کے ساتھ وہ ہیں جو ریشم پہنیں گے الْمَعَازِفَ کو حلال کرین گے حتی کہ قتال کریں گے اور فتح پائیں گے جس پر لوگ شک کریں گے کہ اگر یہ ایسے ہیں تو اللہ ان کی مدد کیوں کر رہا ہے؟ اگر یہ سب حرام ہوتا تو ہم نہ فتح پاتے، نہ رزق- اس پر جب دجال نکلے گا تو یہ لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے

اس کی سند میں عَدِيُّ بْنُ أَرْطَأَةَ الْفَزَارِيُّ الدِّمَشْقِيُّ ہے جس کو عمر بن عبد العزیز نے بصرہ کا عامل مقرر کیا پھر جرح کی اس کے مطابق دمشقی بھی آلات موسیقی سے محظوظ ہوتے تھے

یعنی ایک طرف وہروایت ہے کہ موسیقی والے مسخ ہو جائیں گے دوسری طرف یہ ہے کہ اللہ ان کو جہاد میں فتح دے گا اور وہ کامیاب بھی ہوں گے یہاں تک کہ دجال سے ملیں گے-بنو امیہ کے بعض موسیقی پسند امراء اور عباسی خلفاء مسخ ہو کر بندر سور نہیں بنے اور اللہ ان کے ہاتھ پر مسلمانوں کو فتح بھی دیتا رہا لہذا روایت بنائی گئی کہ یہ اب دجال سے مل جائیں گے

اصحاب رسول سے منسوب منکر اقوال

بانسری سن کر کانوں میں انگلیاں دینا

سنن ابو داود کی روایت ہے

حدَّثنا أحمدُ بنُ عُبيد الله الغُدَانيُّ، حدَّثنا الوليدُ بن مسلم، حدَّثنا سعيد بن عبد العزيز، عن سليمان بن موسى عن نافع، قال: سمع ابن عُمرَ مِزْماراً، قال: فوَضَع إصْبَعيه على أُذُنَيْه، ونأى عن الطريق، وقال لي: يا نافعُ هَلْ تَسمعُ شيئاً؟ قال: فقلت: لا، قال: فرَفعَ إصبَعيْه من أُذُنَيه، وقال: كنتُ مع النبي -صلى الله عليه وسلم- فسَمِعَ مثلَ هذا، فصنع مثل هذا

قال أبو علي اللؤلؤيُّ: سمعتُ أبا داود يقول: هذا حديث منكر

نافع مولیٰ ابن عمر فرماتے ہیں کہ

عبداللہ بن عمر نے ساز بانسری کی آواز سنی تو انھوں نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں دے دیں اور راستہ بدل لیا، دور جاکر پوچھا: نافع کیا آواز آرہی ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں، تب انہوں نے انگلیاں نکال کر فرمایا کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا، آپ نے ایسی ہی آواز سنی تھی اور آواز سن کر میری طرح آپ نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں تھیں

أبو علي اللؤلؤيُّ نے کہا میں نے ابو داود کو کہتے سنا یہ حدیث منکر ہے

افسوس ہے کہ اس منکر روایت کو پیش کیا جاتا ہے جبکہ ابو داود اس کو منکر کہہ رہے ہیں لہذا علماء جو اس کو عرصہ سے پیش کر رہے ہیں جھنپ کر

لکھتے ہیں شمس الحق عظیم آبادی کتاب عون المعبود میں کہتے ہیں

قال أبو داود وهذا الحديث (أنكرها) أي أنكر الرواية

قلت ولا يعلم وجه النكارة بل إسناده قوي وليس بمخالف لرواية الثقاة

امام ابوداود اس کو منکر کہتے ہیں میں شمس الحق عظیم آبادی کہتا ہوں :

منکر کہنے کا سبب اور وجہ نامعلوم ہے ، حبکہ اس روایت کی سند بھی قوی ہے ، اور ثقہ رواۃ کی روایت کے خلاف بھی نہیں

راقم کہتا ہے اس کی سند میں سليمان بن موسى الأشدق ہے جس کا ترجمہ کتاب ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين میں الذہبی نے قائم کیا ہے

قال النسائي ليس بالقوي وقال البخاري عنده مناكير

نسائی نے کہا قوی نہیں اور بخاری نے کہا اس کے پاس منکر روایات ہیں

اور کتاب ضعفاء العقيلي میں امام علی المدینی کا قول ہے سليمان بن موسى مطعون عليه اس پر طعن کیا جاتا ہے

محدث ابن قیسرانی کتاب السماع میں کہتے ہیں

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمَقْدِسِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ أَوْرَدَهُ أَبُو دَاوُدَ / فِي سُنَنِهِ هَكَذَا وَقَدْ رُدَّ مِنْ وَجْهَيْنِ. الأَوَّلِ: فَسَادُهُ مِنْ طَرِيقِ الإِسْنَادِ، الثَّانِي، فَإِنَّ سُلَيْمَانَ ابْنَ مُوسَى هَذَا هُوَ الأَشْدَقُ الدِّمِشْقِيُّ تَكَلَّمَ فِيهِ أَهْلُ النَّقْلِ، وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْهُ غَيْرُهُ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عِنْدَهُ مَنَاكِيرُ، وَالثَّانِي قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِنَافِعٍ: أَتَسْمَعُ؟ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ لَمْ يَأْمُرْهُ بالاسْتِمَاعِ. وَقَوْلُهُ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم - فَسمعَ مِثْلَ هَذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَنَهَاهُ عَنْهُ، وَصَرَّحَ بِتَحْرِيمِهِ لأَنَّهُ الشَّارِعُ الْمَأْمُورُ بِالْبَيَانِ، فَأَيُّ ضَرُورَةٍ أَوْ

تَقِيَّةٍ أَحْوَجَتْهُ إِلَى أَنْ يَأْخُذَ فِي طَرِيقٍ آخَرَ؟
حافظ مقدسی نے کہا یہ حدیث جو امام ابو داود سنن میں لائے ہیں دو وجہ سے قابل رد ہے
اول اس میں سند میں فساد ہے، دوم اس میں سلیمان بن موسی ہے جس پر اہل نقل کا کلام ہے اور اس حدیث میں اس کا تفرد ہے کہ اس نے صرف اس کو نافع سے روایت کیا ہے کسی اور نے نہیں... پھر اگر یہ حرام تھا تو ابن عمر نے اس کو روکا کیوں نہیں ؟
ابو داود اس کی ایک اور سند دیتے ہیں
حدَّثنا أحمدُ بنُ إبراهيم، قال: حدَّثنا عبدُ الله بنُ جعفر الرَّقِّيّ، قال: حدَّثني أبو المَليح، عن ميمونٍ، عن نافعٍ، قال كنا مع ابن عمر، فسَمعَ صوتَ مزمارِ رَاعٍ، ذكرَ نحوَه
قال أبو داود: هذا أنكَرُها
نافع نے کہا میں ابن عمر کے ساتھ تھا انہوں نے مزمار بانسری کو سنا (تو کانوں میں انگلیاں ڈال دیں) – ابو داود کہتے ہیں اس روایت کا انکار کیا گیا ہے
معلوم ہوا کہ کہ روایات محدثین اولی کے نزدیک منکر تھیں لیکن اس کو چھپا کر ان کو صحیح کی طرح متاخرین نے پیش کر دیا ہے- عظیم آبادی کا قول صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کی مخفی علت سے متقدمین محدثین لا علم نہیں تھے جس سے متاخرین لا علم ہیں
بغوی شرح السنہ میں ابن عمر سے منسوب اس منکر اثر پر لکھتے ہیں
وَاتَّفَقُوا عَلَى تَحْرِيمِ المزامير والملاهي وَالْمَعَازِفِ

اور اس پر اتفاق ہے کہ بانسری اور آلات موسیقی اور ضرب والے آلات سب حرام ہیں

راقم کہتا ہے یہ پروپیگنڈا ہے حقیقت نہیں ہے

طبل بجانا یا ڈھول بجانا حرام ہے ؟

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْأَبْيَضِ، وَالْجَرِّ الْأَخْضَرِ، وَالْجَرِّ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَقَالُوا: إِنَّا نُصِيبُ مِنَ الثُّفْلِ، فَأَيُّ الْأَسْقِيَةِ؟ فَقَالَ: «لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ، أَوْ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» »

ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ نے حرام کیا ہے شراب اور جوا اور الْكُوبَةَ اور ہر پینے کی نشہ آور چیز

قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ: مَا الْكُوبَةُ؟ قَالَ: «الطَّبْلُ

سفیان نے کہا میں نے عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ سے سوال کیا یہ الْكُوبَةَ کیا ہے بولے طبل

اس روایت کی بنیاد پر بعض کا دعوی ہے طبل بجانا اور ڈھول بجانا حرام ہے جبکہ حرمت و اباحت کے لئے مرفوع قول نبوی درکار ہے - راقم کہتا ہے اس روایت میں کوبہ کی وضاحت عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ نے کی ہے کہ یہ طبل ہے لیکن بعض نے اس سے شطرنج لیا بعض نے النرد صدوق اور پتھر کا کھیل قرار دیا ہے- شعیب مسند احمد میں تعلیق میں اس کو النرد کہتے ہیں- کتاب القاموس

الفقهي لغة واصطلاحا المؤلف: الدكتور سعدي أبو حبيب کے مطابق
النرد: لعبة ذات صندوق، وحجارة
كتاب المعجم الوسيط المؤلف: مجمع اللغة العربية بالقاهرة (إبراهيم مصطفى / أحمد الزيات / حامد عبد القادر / محمد النجار) کے مطابق
النَّرْد لعبة ذَات صندوق وحجارة
كتاب التقفية في اللغة المؤلف: أبو بشر، اليمان بن أبي اليمان البَندنيجي، (المتوفى: 284 هـ) کے مطابق
والْكُوبُ: جمع كُوبَة، وهو الطَّبل.
كتاب العين از أبو عبد الرحمن الخليل بن أحمد بن عمرو بن تميم الفراهيدي البصري (المتوفى: 170هـ)
کے مطابق
والكُوبةُ: الشطرنجة.
كتاب النَّظْمُ المُسْتَعْذَبُ فِي تفْسِير غريبِ أَلْفَاظِ المهَذّبِ از بطال (المتوفى: 633هـ) کے مطابق
وَقالَ الْجَوْهَرِيُّ : الْكوبَةُ. الطَّبْلُ الصَّغيرُ الْمُخَصَّرُ
كتاب جمهرة اللغة المؤلف: أبو بكر محمد بن الحسن بن دريد الأزدي (المتوفى: 321هـ) از کے مطابق
والكوبة: الطبل هَكَذَا يُقَال وَالله أعلم
الغرض لغت والوں کا اس پر اختلاف ہے کہ کوبہ کیا چیز ہے اس میں تین آراء ہیں بعض نے اس کو ڈھول قرار دیا بعض نے طبل اور بعض نے شطرنج-
ابن حزم کتاب المحلی میں اس روایت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں

وَخَبَرٌ: مِنْ طَرِيقِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ حبْتَرِ النَّهْشَلِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ «أَنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نَهَى عَنْ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ، وَأَمَرَ بِأَنْ يُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ، قَالُوا: فَإِنْ اشْتَدَّ فِي الْأَسْقِيَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ، وَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ: أَهْرِيقُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوبَةَ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ» ، فَهَذَا مِنْ طَرِيقِ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ - وَهُوَ مَجْهُولٌ

ابن حزم فرماتے ہیں : یہ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ کے طرق سے ہے جو مَجْهُول ہے

راقم کہتا ہے ابن حزم کا قول صحیح ہے یہ مجهول ہے – قیس کو المعرفه و التاریخ از **الفسوي** میں اس سند سے ثقه کہا گیا تھا

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُفَرَ الْعَجْلِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرَ وَهُوَ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ

لیکن اس سند میں خود زُفَر، العِجليّ مجهول ہے – لهذا یہ قول ثابت نہ ہوا - قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ پر طبقات ابن سعد میں بھی کوئی قول نہیں ہے بس اس کا نام ذکر کیا گیا ہے – اسی طرح امام بخاری نے تاریخ الکبیر میں اس کا ترجمہ قائم کر کے نہ جرح کی ہے نہ تعدیل – امام نسائی کے حوالے سے بعض نے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس کی تعدیل کی ہے لیکن نسائی کا قول راقم کو ان کی کتب میں نہیں ملا - متاخرین میں ابن حجر نے قیس کو ثقه سمجھ لیا اور البانی بھی ثقه سمجھ بیٹھے – احمد شاکر اور البانی نے ابن حجر کی بنیاد پر ہی اس کو ثقه سمجھ لیا ہے جبکہ یہ مجهول ہے

راقم کہتا ہے یہ سند منقطع بھی ہے اس متن کی سند پر بہت اضطراب ہے - عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ نے ہ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ النَّهْشَلِيِّ سے روایت کیا ہے جبکہ ان کے درمیان سعید بن جبیر کا واسطہ آتا ہے

ورواه عليُّ بن معبد بن شدَّاد الرَّقِّي عن موسى بن أعين عن عليِّ بن بَذيمة عن

سعيد بن جبير عن قيس بن حَبْتَر عن ابن عبَّاس.

ورواه عبد السلام بن عبد الحميد الحرَّاني عن موسى بن أعين عن عليِّ ابن بَذيمة عن سعيد بن جبير عن ابن عبَّاس. ولم يذكر قيس بن حَبْتَر.

ورواه أبو صالح عبد الغفَّار بن داود الحراني عن موسى بن أعين عن عليِّ بن بَذيمة عن سعيد بن جبير عن قيس بن حَبْتَر عن ابن عبَّاس

أبو بكر الخطيب بغدادی کا کہنا ہے کہ یہ

كان موسى بن أعين يخلط في هذا الحديث

موسى بن أعين نے اس حدیث میں خلط ملط کیا ہے

البتہ خطیب نے اس دعوی پر کوئی دلیل نہ دی کہ یہ واقعی موسى بن أعين کی ہی غلطی ہے

الكوبة کی حرمت پر البانی نے تحریم آلات الطرب میں مزید اقوال پیش کیے ہیں مثلا مسند احمد کی روایت

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

وَنَهَى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوبَةِ، وَالْغُبَيْرَاءِ قَالَ: " وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

اس روایت کے بعض متن میں التَّعْنِينُ کا لفظ بھی ہے - بیہقی نے شعب ایمان میں لکھا ہے

التَّعْنِينُ: الضَّرْبُ بِالْعِنِّينِ وَهُوَ الطُّنْبُورُ بِالْحَبَشِيَّةِ

التَّعْنِينُ یہ حبشی طنبور ہے

پھر حسب روایت البانی نے اقرار بھی کیا ہے کہ سند میں عمرو بن الوليد

مجہول ہے لیکن البانی نے خواہ ما خواہ اس روایت کو صحیح سمجھا ہے
راقم کہتا ہے اس راوی کی حدیث کو معلول قرار دیا جا چکا تھا
قال ابنُ يونس: وليد بن عبدة، ويُقال: عمرو بن الوليد، حديثُه معلول
منذری مختصر سنن ابو داود میں کہتے ہیں
قال أبو حاتم الرازي: هو مجهول، وقال ابن يونس في تاريخ المصريين: وليد بن عبدة مولى عمرو بن العاص، روى عنه يزيد بن أبي حبيب، والحديث معلول،
امام ابو حاتم کہتے ہیں یہ مجہول ہے اور ابن یونس کہتے ہیں تاریخ المصریین میں ولید بن عبدة مولی عمرو بن العاص ... کی حدیث معلول ہے
مسند احمد میں ہے
حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى أُمَّتِي الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْمِزْرَ وَالْكُوبَةَ وَالْقِنِّينَ وَزَادَنِي صَلَاةَ الْوَتْرِ " قَالَ يَزِيدُ: " الْقِنِّينُ: الْبَرَابِطُ "
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ نے ارشاد فر مایا کہ:اللہ تعالی نے میری امت پر شراب، جوا، بانسری، طبل، اور بربط کو حرام کردیا ہے اور وتر کی نماز کو زیادہ کردیا ہے
شعيب الأرنؤوط کہتے ہیں
إسناده ضعيف، فرج بن فضالة ضعيف، ضعفه ابنُ معين، والنسائي، وابنُ المديني، والبخاري، ومسلم، والدارقطني، والساجي
وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/240، وقال: لا يصح، فيه إبراهيم بن عبد الرحمن بن رافع، وهو مجهول

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ رَبِّي حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ، وَالْكُوبَةَ، وَالْقِنِّينَ، وَإِيَّاكُمْ وَالْغُبَيْرَاءَ، فَإِنَّهَا ثُلُثُ خَمْرِ الْعَالَمِ

قیس بن سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں کہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فر مایا کہ :میرے رب تبارک وتعالی نے مجھ پر شراب،طبل اور بربط (یعنی آلات موسیقی)کو حرام کردیا ہے اور غبیرا شراب سے بچو کیونکہ وہ تمام جہانوں کے شراب کا تیسرا حصہ ہے۔

راقم کہتا ہے سند منقطع ہے بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ کی قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ سے ملاقات نہیں ہے (دیکھیں تعلیق مسند احمد از **شعيب الأرنؤوط**) اور عبيد الله بن زَحْر الضمري کو ابن معین نے ليس بشيء اور امام علي ابن المديني نے منكر الحديث قرار دیا ہے

سنن الکبری بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ , أنبأ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعْدٍ الْحَافِظُ , ثنا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ , ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ , ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ , عَنْ مُغِيرَةَ , عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ , عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ , أَنَّهُ شَهِدَ عِيدًا بِالْأَنْبَارِ فَقَالَ: " مَا لِي لَا أَرَاكُمْ تُقَلِّسُونَ؟ كَانُوا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُونَهُ ". قَالَ يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ: التَّقْلِيسُ أَنْ تَقْعُدَ الْجَوَارِي وَالصِّبْيَانُ عَلَى أَفْوَاهِ الطُّرُقِ يَلْعَبُونَ

بالطَّبْلِ وَغَيرِ ذَلِكَ " قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللهُ: وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ , عَنِ الْمُغِيرَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ فِي الْعِيدَيْنِ , يَعْنِي ضَرْبَ الدُّفِّ عِنْدَ الِانْصِرَافِ، وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ , عَنْ شَرِيكٍ فَقَالَ: زِيَادُ بْنُ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيُّ

عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ نے انبار میں عید کی کہا یہ تُقَلِّسُونَ کہا ہیں ؟ ہم دور نبوی میں یہ کرتے تھے - يُوسُفُ بْنُ عَدِيّ نے کہا التَّقْلِيسُ یہ ہے کہ گانے والے اور بچے راستوں میں بیٹھے گے اور طبل بجائیں گے یا اسی طرح کی چیز

معجم کبیر طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّقَطِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «ثَمَنُ الْقَيْنَةِ سُحْتٌ، وَغِنَاؤُهَا حَرَامٌ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهَا حَرَامٌ، وَثَمَنُهَا مِثْلُ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ عَلَى السُّحْتِ، فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گانے والی کی اجرت حرام ہے اور اس کا گانا اور اس کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔ اس کی اجرت لینا اسی طرح حرام ہے جس طرح کتے کی قیمت لینا اور جو جسم حرام کمائی سے نشوونماپاتا ہے، اس کے لیے دوزخ کی آگ زیادہ بہتر ہے۔

سند میں يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ ہے جس کو النسائي متروك الحديث کہتے تھے

دف بھی حرام ہے

صحیح بخاری کا باب ہے کہ معازف یا آلات موسیقی میں سے دف بجایا

جائے

البخاري في المغازي "فتح" "7/ 315"، وفي النكاح باب "48" ضرب الدف في النكاح والوليمة

نکاح و ولیمہ میں دف بجانا

دوسری طرف تحریم آلات طرب میں البانی نے ابن عباس کا ایک قول پیش کیا ہے

قول عبد الله بن عباس رضي الله عنهما: الدف حرام والمعازف حرام والكوبة حرام والمزمار حرام.

أخرجه البيهقي 10 / 222، من طريق عبد الكريم الجزري عن أبي هاشم الكوفي عنه.

قلت: وهذا إسناد صحيح إن كان أبو هاشم الكوفي هو أبو هاشم السنجاري المسمى سعدا فإنه جزري كعبد الكريم وذكروا أنه روى عنه لكن لم أر من ذكر أنه كوفي وفي ثقات ابن حبان 4 / 296، أنه سكن دمشق والله أعلم.

ابن عباس کا قول ہے دف حرام ہے اور معازف اور کوبہ اور مزمار حرام ہے

میں کہتا ہوں اس کی سند صحیح ہے اگر أبو هاشم الكوفي یہ أبو هاشم السنجاري جس کا نام سعد ہے ہو

راقم کہتا ہے ابن عباس کا یہ قول کیسے صحیح ہے کہ دف حرام ہے جبکہ متعدد صحیح احادیث سے معلوم ہے کہ یہ حرام نہیں ہے اور البانی کا زبردستی اس اثر کو قبول کرنا ان کی ذہنی اختراع ہے

سنن ابن ماجہ میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، حدثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ

الْعَلَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ بِشْرَ بْنَ نُمَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، فَجَاءَه عَمْرُو بْنُ قُرَّةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ عَلَيَّ الشِّقْوَةَ، فَمَا أُرَانِي أُرْزَقُ إِلَّا مِنْ دُفِّي بِكَفِّي، فَأْذَنْ لِي فِي الْغِنَاءِ فِي غَيْرِ فَاحِشَةٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "لَا آذَنُ لَكَ، وَلَا كَرَامَةَ، وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ، كَذَبْتَ أَيْ عَدُوَّ اللَّهِ، لَقَدْ رَزَقَكَ اللَّهُ طَيِّبًا حَلَالًا، فَاخْتَرْتَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنْ رِزْقِهِ مَكَانَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ مِنْ حَلَالِهِ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ لَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ، قُمْ عَنِّي، وَتُبْ إِلَى اللَّهِ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ التَّقْدِمَةِ إِلَيْكَ، ضَرَبْتُكَ ضَرْبًا وَجِيعًا، وَحَلَقْتُ رَأْسَكَ مُثْلَةً، وَنَفَيْتُكَ مِنْ أَهْلِكَ، وَأَحْلَلْتُ سَلَبَكَ نُهْبَةً لِفِتْيَانِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ". فَقَامَ عَمْرٌو وَبِهِ مِنَ الشَّرِّ وَالْخِزْيِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "هَؤُلَاءِ الْعُصَاةُ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ بِغَيْرِ تَوْبَةٍ، حَشَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا مُخَنَّثًا عُرْيَانًا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ النَّاسِ بِهُدْبَةٍ، كُلَّمَا قَامَ صُرِعَ

(۱۰) صفوان بن امیہ کہتے ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن مرہ حاضر خدمت ہوا۔ اور یہ درخواست کی کہ حضرت میں تنگدست ہوں جیکے لئے ذریعہ معاش صرف دف بجانا ہی ہے۔ جناب مجھے اجازت فرما دیں۔ بس آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۰

فرمایا۔

"اللہ کے دشمن تم جھوٹ کہتے ہو۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے رزق حلال دیا ہے۔ تو نے اس کو حرام بنا لیا۔ اگر تو نے اس برے کام سے توبہ نہ کی تو میں سرمنڈوا کر تجھے مدینہ سے نکال دوں گا۔ اور مدینہ کے نوجوانوں کو حکم دوں گا کہ وہ تیرا مال لوٹ لیں۔ یہ تو دنیا میں تیرا حشر ہوگا۔ اور قیامت کے دن تو ننگا اور ہجڑا بن کر اٹھے گا۔ تیری دماغی حالت اس انسان کی طرح ہوگی جس کا دماغی توازن مرگی نے ضائع کر دیا ہو۔" (ابن ماجہ)

محقق شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله کہتے ہیں

موضوع، يحيى بن العلاء وشيخه بشر بن نمير متهمان بالوضع والكذب.

وأخرجه الطبراني (17342)، وابن عدي في ترجمة يحيى من "الكامل" 7/ 2655، والمزي في ترجمة بشر من "تهذيب الكمال" 4/ 158 - 159 من طريق عبد الرزاق. بهذا الإسناد.

گھڑی ہوئی ہے - یحیی بن العلاء اور اس کے شیخ بشر بن نمیر دونوں پر وضاع

اور جھوٹ کا الزام ہے

ذم الملاهي (المجلس الثاني والخمسون من أمالي ابن عساكر) از ا بن عساكر (المتوفى: 571هـ) کی روایت ہے

أخبرنا الشيخان أبوا محمد: عبد الكريم بن حمزة بن الخضر السلمي، وطاهر بن سهل بن بشر الإسفرايني، قالا: أخبرنا أبو الحسين محمد بن مكي بن عثمان المصري بدمشق، قال: أنا القاضي أبو الحسن علي بن محمد بن إسحاق بن يزيد الحلبي بمصر، قال: ثنا أبو القاسم يعقوب بن أحمد بن ثوابة، قال: ثنا أبو جعفر محمد بن سفيان، قال: ثنا إبراهيم بن حيان، قال: ثنا شعبة بن الحجاج، عن عمرو بن مرة، عن مسروق بن الأجدع، عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((إياكم واستماع المعازف والغناء؛ فإنهما ينبتان النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل))

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو معازف سننے سے اور گانا – کیونکہ یہ دل میں نفاق کو بوتے ہیں

اس کی سند میں إبراهيم بن حيان بن حكيم بن علقمة بن سعد بن معاذ الأنصاري ہے جو ضعیف الحدیث ہے

قال ابن عدي: أحاديثه موضوعة اس کی احادیث گھڑی ہوئی ہیں

دف بجانا صرف عورتوں کا کام ہے ؟

ارشاد الحق اثری نے کتاب اسلام اور موسیقی میں حلیمی کا قول نقل کیا

و ضرب الدف لا يحل الا للنساء لأنه في الأصل من أعمالهن، و قد لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء۔

[شعب الایمان: ۴/۲۸۳]

دف بجانا صرف عورتوں کے لیے حلال ہے۔ کیونکہ یہ دراصل انہی کا عمل ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

حلیمی بہت بعد کے عالم ہیں اور ان کے قول پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے کہ یہ فعل مردوں پر حرام ہے -

تابعین سے منسوب منکر اقوال

اب تک یہ ثابت ہوا ہے کہ دف بجانا اہل حجاز میں مباح تھا لیکن جب کوئی اور ساز اتا تو اس کو بدعت کہا جاتا- سنن نسائی کی روایت ہے

حدیث نمبر: 4140

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاق وَهُوَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، إِلَى عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ كِتَابًا فِيهِ:وَقَسْمُ أَبِيكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهُ، وَإِنَّمَا سَهْمُ أَبِيكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَفِيهِ حَقُّ اللَّهِ، وَحَقُّ الرَّسُولِ، وَذِي الْقُرْبَى، وَالْيَتَامَى، وَالْمَسَاكِينِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، فَمَا أَكْثَرَ خُصَمَاءَ أَبِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَكَيْفَ يَنْجُو مَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ، وَإِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوءِ.

اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے عمر بن ولید کو ایک خط لکھا: تمہارے باپ نے تقسیم کر کے پورا خمس (پانچواں حصہ) تمہیں دے دیا، حالانکہ تمہارے باپ کا حصہ ایک عام مسلمان کے حصے کی طرح ہے، اس میں اللہ کا حق ہے اور رسول، ذی القربی، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔ تو قیامت کے دن تمہارے باپ سے جھگڑنے والے اور دعوے دار کس قدر زیادہ ہوں گے، اور جس شخص پر دعوے دار اتنی کثرت سے ہوں گے وہ کیسے نجات پائے گا؟ اور جو تم نے معازف اور بانسری کو رواج دیا ہے تو یہ سب

اسلام میں بدعت ہیں، میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں تمہارے پاس ایسے شخص کو بھیجوں جو تمہارے بڑے بڑے اور برے لٹکتے بالوں کو کاٹ ڈالے

یہ روایت مقطوع ہے الْأَوْزَاعِيِّ نے عمر بن عبد العزیز کا دور نہیں دیکھا - اس میں مزمار کا لفظ ہے جس کا ترجمہ بانسری کیا جاتا ہے- مزمار کی جمع مَزَامِيرُ ہے

مسند الحارث کی روایت ہے

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ , ثنا الْحَجَّاجُ الْأَعْوَرُ, عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ , عَنِ الْحَسَنِ يَعْنِي الْبَصْرِيَّ – قَالَ: وَيَتَزَوَّجُ فِيكُمُ الْمُتَزَوِّجُ فَتحْمِلُ نِسَاءُكُمْ مَعَهُنَّ هَذِهِ الصُّنُوجَ وَالْمَعَازِفَ , وَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ لِامْرَأَتِهِ تَجَمَّلِي تَجَمَّلِي , فَيَحْمِلُهَا عَلَى حِصَانٍ وَيَسِيرُ مَعَها عِلْجَانِ , مَعَهُمَا مَزَامِيرُ شَيْطَانٍ وَمَعَهُمَا مَنْ لَعَنَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ , قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ مُخَنَّثِي الرِّجَالِ وَمُذَكَّرَاتِ النِّسَاءِ , وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ , وَلَا يَتَشَبَّهُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَلَا الْمَرْأَةُ بِالرَّجُلِ , وَأَنْتُمْ تُخْرِجُونَ النِّسَاءَ فِي ثِيَابِ الرِّجَالِ , وَالرِّجَالَ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ , يُمَرُّ بِهَا عَلَى الْمَسَاجِدِ وَالْمَجَالِسِ

الحجاج بن محمد الأعور کی سند سے روایت ہے کہ تابعی حسن بصری نے بصریوں پر تنقید کی کہ تم لوگ اپنی شادیوں میں ان مَزَامِيرُ بانسریوں کو ساتھ کرتے ہو

الحجاج بن محمد الأعور ضعیف اور مختلط تھے

مزمار معلوم ہوا کہ دعوی کیا جا رہا تھا کہ بدعت ہے-عربوں میں آلات موسیقی دور نبوی میں محدود تھے -عربوں میں بتوں کے آگے بھجن کا کوئی رواج نہیں تھا نہ آلات موسیقی اس عبادت میں استعمال ہوتے تھے بلکہ طواف کرتے ہوئے وہ تالیاں بجاتے تھے

صور یا بگل کو یہودی اپنی عبادت پر بجاتے ہیں- آج موسیقار اس کو بھی استعمال کرتے ہیں کہ اصلا یہ ساز نہیں سمجھا جاتا - جرس یا ناقوس یا گھنٹی کو عیسآئی عبادت پر بجاتے ہیں اس کو ساز نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن آج اس کو بھی ساز سمجھا جاتا ہے- یعنی وقت کے ساتھ وہ آلات جو ساز نہیں تھے ان کو بھی ساز سمجھا جانے لگا ہے –

ابن ابی الدنیا (المتوفى: 281ھ) نے کتاب ذم الملاهي میں ذکر کیا کہ

حَدَّثنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثنا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْقُهُسْتَانِيُّ , قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ , عَنِ ابْنِ أَبِى خَالِدٍ , عَنِ الشَّعْبِيِّ , أَنَّهُ «كَرِهَ أَجْرَ الْمُغَنِّيَةِ»

امام شعبی اس سے کراہت کرتے کہ مغنیہ یعنی گانے والی کا اجر مقرر کیا جائے

معلوم ہوا کہ اگر کسی کی لونڈی مفت میں گا سکتی ہو صحیح تھا لیکن اس کو اجر دینا صحیح نہیں سمجھا جاتا تھا – یہ اسی طرح ہے مفت میں حدیث سنانا محدثین کے نزدیک صحیح تھا لیکن بعض محدث حدیث بیچنے لگے تھے، جس کے درہم طلب کیے جاتے اور باقی کو اس پر کراہت ہوتی –

اوپر سند میں بِشْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْقُهُسْتَانِيُّ مجهول ہے جس کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے- البانی نے لیکن اس اثر کو صحیح سمجھ لیا ہے

ابن ابی الدنیا نے امام الشعبی کا ایک اور قول نقل کیا ہے

حَدَّثنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثنا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ , قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوِدَ , عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلْمَانَ , عَنِ الشَّعْبِيِّ , قَالَ: «لُعِنَ الْمُغَنِّي وَالْمُغَنَّى لَهُ»

الشعبی نے کہا لعنت ہو گانے والی پر اور اس پر جس لئے یہ گائے
سند میں قاسم بن سلمان مجھول ہے جس کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے-
البانی نے لیکن اس اثر کو صحیح سمجھ لیا ہے
ابن ابی الدنیا (المتوفی: 281ھ) نے کتاب ذم الملاهي میں حسن بصری ذکر کیا کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ , قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحٌ الْمُرِّيُّ , عَنِ الْحَسَنِ , قَالَ: " صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ: «مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ , وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ»

حسن نے کہا دو آوازیں لعنت والی ہیں : نعمت پر مزمار کی اور مصیبت پر دھڑکن کی
یہ قول منکر ہے وَرَنَّةٌ کا مطلب Beep یا دھڑکن ہے اور یہ انسانی بس سے باہر ہے – خوف و مصیبت پر اس کا پیدا ہونا فطری عمل ہے – مزمار کی حرمت پر کوئی قولی حدیث نہیں ہے –
البانی نے اس پر کچھ شواہد **سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها** میں پیش کیے ہیں جو باوجود یہ کہ خراب حافظہ رکھنے والے راویوں کے بیان کردہ ہیں، البانی ان کو پسند کرتے ہیں - لکھتے ہیں
قلت: وهذا إسناد رجاله موثقون غير محمد بن يونس وهو الكديمي وهو متهم بوضع الحديث، لكنه قد توبع على هذا الحدث، فأخرجه الضياء في " المختارة " من طريقين آخرين عن الضحاك به. فالسند حسن إن شاء الله تعالى
میں البانی کہتا ہوں اس کی سند میں ثقہ ہیں سوائے محمد بن یونس الكديمي

کرے جس پر حدیث گھڑنے کا الزام ہے لیکن اس کی متابعت کر رکھی ہے ضیا نے المختارہ میں دوسرے طرق سے جو الضحاك سے ہے پس حدیث حسن ہے

راقم کو البانی کا طرز تحقیق سمجھ نہیں اتا کہ حدیث رقم کرتے ہیں متروک کی پھر اس کا دفاع حسن و صحیح احادیث سے کرتے ہیں – اگر ان کو صحیح سند معلوم ہے تو انصاف ہے کہ اس کو سب سے پہلے پیش کیا جائے لیکن البانی اپنی کتابوں کا حجم اسی طرح بڑھا کر ریال و درہم کماتے تھے – بہر حال اب ہم المختارة کو دیکھتے ہیں

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودِ بْنِ سَعْدٍ الثَّقَفِيُّ بِدِمَشْقَ أَنَّ جَدَّهُ الْحَافِظَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُمْ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أبنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّمْسَارُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْلَةَ ثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ صَوْتُ مِزْمَارٍ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَصَوْتُ رَنَّةٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ

اس کو سند کو حسن کہنا البانی کا کمال ہے – سند میں راوی شبیب بن بشر، ويقال: ابن عبد الله أبو بشر البجلي الكوفي پر امام بخاری کا حکم ہے قال البخاري: منكر الحديث

پھر امام ابو حاتم کا کہنا ہے أبو حاتم: لين الحديث اس کی حدیث کمزور ہے یہ روایت تو منکر الحدیث کی بیان کردہ ہے - یہ شواہد میں بھی پیش نہیں کی جا سکتی

پھر البانی کہتے ہیں اس کو قوی کرنے والی ایک اور حدیث ہے جو امام حاکم نے روایت کی ہے

من طريق محمد ابن عبد الرحمن بن أبي ليلى ... إلا أن ابن أبي ليلى سيىء

الحفظ، فمثله يستشهد به ويعتضد

جس کو محمد ابن عبد الرحمن بن أبي ليلى نے روایت کیا ہے ... خبردار محمد ابن عبد الرحمن بن أبي ليلى خراب حافظہ والا ہے پس ان جیسوں کی سند سے دوسری اسناد قوی اور مضبوط ہو جاتی ہیں

راقم کہتا ہے ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين میں الذهبي (المتوفى: 748هـ) نے اس کا ذکر اس طرح کیا

محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى الفقيه: صدوق، سيء الحفظ، قال ابن معين: ضعيف، وقال مرة: ليس بذاك، وقال النسائي: ليس بالقوي.

کیا اس قسم کے راویوں کی بنیاد پر حلال و حرام کے فیصلے کیسے جاتے ہیں ؟

اصول فقہ میں البانی بالکل کورے ہیں - محمد بن اسحاق بھی حسن الحديث ہے لیکن امام احمد کا قول ہے کہ اس قسم کے راوی پر حلال و حرام کے فیصلے ممکن نہیں ہیں

تحريم النرد والشطرنج والملاهي از أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرِّيُّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) کی روایت ہے

تابعی محمد بن المنكدر کا قول ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ , قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي , يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ مَنِيعٍ , حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ , حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ , عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ , قَالَ: " يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا [ص:218] يُنَزِّهُونَ أَنْفُسَهُمْ وَأَسْمَاعَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ وَمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ؟ اجْعَلُوهُمْ فِي رِيَاضِ الْمِسْكِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْمَلَائِكَةِ: أَسْمِعُوهُمْ حَمْدِي وَالثَّنَاءَ عَلَيَّ وَأَخْبِرُوهُمْ أَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ".

قیامت کے دن کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو لہو اور شیطانی بانسریوں کو بجانے میں مصروف رکھتے تھے ؟ انہیں خوشبودار باغوں میں لے جاؤ، پھر فرشتوں سے کہا جائے گا : انہیں میری حمد و ثناء سناؤ اور خوشخبری دے دو کہ انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ہو گا

راقم کہتا ہے مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نے غیب کی خبر دی ہے - اس کو قبول نہیں کیا جا سکتا - یہ خبر لیکن ثابت کرتی ہے کہ موسیقی سننا اچھا کام ہے

داود علیہ السلام اور موسیقی

داود علیہ السلام موسیقی کا استعمال نہیں کرتے تھے جب وہ زبور کی قرات کرتے تو پرندے ان کی آواز میں آواز ملاتے اور پہاڑوں میں سے اس کو گونج اٹھتی تھی

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ
وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ
وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ
(ص، 38 : 18 - 20)

بے شک ہم نے پہاڑوں کو داود کے مسخر کر دیا جو اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح کیا کرتے تھے اور پرندوں کو ان کے لئے جمع کر دیا - ہر ایک ان کی طرف (اِطاعت کے لیے) رجوع کرنے والا تھا اور ہم نے اس کے ملک و سلطنت کو مضبوط کر دیا اس کو حکمت دی اور فیصلہ کن اندازِ خطاب عطا کیا

اہل کتاب کی دو کتابیں ہیں

Book of Kings

اور

Book of Chronicles

ان دونوں میں اختلاف ہے ایک کے مطابق موسیقی ہیکل میں استعمال ہوتی تھی

دوسری میں اس کا ذکر ہی نہیں لہذا عصر حاضر کے اہل کتاب علماء کی رائے میں یہ بات درست نہیں کہ موسیقی دور داود میں ہیکل میں استعمال ہوتی ہو گی[3]

موسیقی کا استعمال دوسرے ہیکل کے دور میں ہوا کیونکہ یہ فارس کا عمل تھا - انہوں نے ہیکل واپس بنوایا اور اس میں موسیقی کو رواج دیا- سند جواز کے لئے زبور میں موسیقی کا ذکر شامل کیا گیا

زبور کے ابواب جن کے آغاز میں موسیقی کا ذکر ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں

Choirmaster Psalm & Music instruments

4, 5,

6,8,9,11,12,13,14,18,19,20,21,22,31,36,39,40,41,42,44,45,46,47,49, 51,52,53,54,55,56,

57,58,59,60,61,62,64,65,66,67,68,69,70,75,76,77,80,81,84,85,88, 109, 139,140,

موسیقاروں کا مجمع

Harp 33, 57, 71, 81, 92 108, 144, 150,

رباب

Lyre - 33, 43, 49, 57, 71, 81, 92, 98, 108, 137, 147, 149,

Flute 5

Cymbals (sons of asaph Ez 3:10, Neh 12:27 cymbal, harp, lyre) 150,

lute 92, 150

ان ابواب میں ان سازوں کا ذکر ہے کہ ان کو مسجد الاقصی میں بجایا جاتا تھا- لہذا أهل کتاب کا عبادت میں موسیقی کا اندراج معلوم ہے -

جعفر شاہ پھلواری نے اسلام و موسیقی میں دعوی کیا ہے کہ

(۱) حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس متعدد مغنّی گانے والے موجود تھے -

(۲) عام طور پر بانسری، بربط، ستار، دف اور جھانجھر بطور ساز استعمال کیے جاتے تھے -

(۳) خاص گیتوں کے لئے خاص خاص سُر مقرر تھے -

(۴) صرف حضرت داؤدؑ نہیں بلکہ حضرت سلیمانؑ اور ان کے وزیر آصف بھی یہ گیت گاتے تھے -

یہ تصور اصل میں زبور کے اندر موجود موسیقی کے آلات کے ذکر کی وجہ سے پیدا ہوا – جس کو آج اہل کتاب کے محقق خود رد کر رہے ہیں کہ یہ اضافہ فارس کے مشرکوں سائرس و دارا وغیرہ کی وجہ سے کیا گیا ہو گا

دوسری طرف بہت سے علماء نے اپنا پروپیگنڈا کیا کہ موسیقی تمام مذہب میں

حرام ہے

حرام کب ہے ؟ ہندؤں اس کو مندروں میں بجا رہے ہیں – اہل کتاب چرچوں میں بجا رہے ہیں

کہنا چاہیے کہ اہل کتاب نے دین میں اضافہ کیا ہے

صحیح بخاری کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: «يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ»

ابی موسی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو موسی تم کو مزمار دیے گئے ہیں ال داود کی مَزَامِيرِ میں سے

ال داود کے پاس خوش الحانی سے زبور پڑھنے کی صلاحیت تھی – اس خوش الحانی کو مَزَامِيرِ سے تشبیہ دی گئی ہے – صحیح بخاری کے محقق محمد زهير بن ناصر الناصر الناشر: دار طوق النجاة اس روایت پر کہتے ہیں وأصله الآلة وأطلق على الصوت الحسن للمشابهة بينهما - مَزَامِيرِ کا لفظ اصل میں الہ ہے اور اچھی آواز کی بنا پر اس سے تشبیھہ دی گئی ہے - مَزَامِيرِ کا الہ عربوں میں دور نبوی میں کون سا تھا معلوم نہیں ہے البتہ متاخرین نے بانسری کو مَزَامِيرِ قرار دیا ہے- لیکن یہ کب زبان میں شامل ہوا معلوم نہیں ہے

تبع التابعین میں سے ایک المنهال بن عمرو قرآن غنا کے انداز میں پڑھتا تھا - سیر الاعلام النبلاء ألذھبی کہتے ہیں

إِنَّ شُعْبَةَ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ؛ لِكَوْنِهِ سَمِعَ آلَةَ الطَّرَبِ مِنْ بَيْتِهِ

شعبہ نے المنهال کو ترک کیا کیونکہ انہوں نے اس کے گھر سے آلہ طرب کی آواز سنی

جرح و تعدیل از امام ابن ابی حاتم میں ہے

قال أبو محمد لانه سمع من داره صوت قراءة بالتطريب.

طرب کے ساتھ قرات کر رہا تھا

قراءة بالتطريب سے مراد ہے قرآن کو آلات طرب یعنی دف یا ڈھول کے ساتھ پڑھنا

کہہ سکتے ہیں یہ کوفہ کی محفل سماع تھی اور دین میں بدعت کی وجہ سے امام شعبہ کے نزدیک المنهال متروک ہو گیا –

بعض افسانہ نگاروں کے نزدیک شعبہ کی جرح مردود ہے کیونکہ قرآن کو

بانسری کے ساتھ ان کے نزدیک داود علیہ السلام پڑھتے تھے – افسوس یہ لوگ جاہل ہیں - بشار عواد معروف ، تہذیب الکمال کی تعلیق میں کہتے ہیں

فقد ثبت عن المصطفى صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم ضرورة تحسين الصوت والتطريب بالقراءة. –

مصطفی علیہ السلام سے ثابت ہے کہ آواز کو اچھی کرنے کی ضرورت کے تحت قرات کو طرب سے پڑھا جائے

جبکہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ذکر ہے اذان تک طرب سے کہنا عمر بن عبد العزیز نے منع کیا

عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ، أَنَّ مُؤَذِّنًا أَذَّنَ فَطَرَّبَ فِي أَذَانِهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: «أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا وَإِلَّا فَاعْتَزِلْنَا»

ایک موذن نے طرب کیا اذان میں تو عمر نے اس سے کہا ہماری اذان کہو ورنہ ہم کو چھوڑ دو

مسند احمد میں ابو ہریرہ کا قول ہے

أن أبا هريرة - رضى الله عنه - كان يتمنى الموت قبل أن تدركه ست البدع ، عد منها : أن يتخذ الناس القرآن مزامير

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس پر موت کی تمنی کرتے کہ ان چھ بدعات سے قبل ان کی موت ہو جائے ان میں سے ایک تھی کہ قرآن کو مزامیر کے ساتھ پڑھا جائے

امام الزَّيلعيُّ نے أئمة حنفية کا قول بیان کیا ہے کہ

أنه لا يحلُّ التطريب فيه ولا الاستماع إليه

طرب کے ساتھ قرات حلال نہیں ہے

قرات میں تجوید کرنا جائز ہے اس کا حکم ہے کہ حروف کا اخراج اس کے

مخارج سے ہو لیکن آلات طرب داخل کرنا حرام مطلق ہے – جس کا ارتکاب المنہال بن عمرو نے کیا اور اسی بنا پر امام شعبہ نے اس کو متروک قرار دیا

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عُلَيْمٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عَلَى سَطْحٍ مَعَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَزِيدُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَبْسًا الْغِفَارِيَّ، وَالنَّاسُ يَخْرُجُونَ فِي الطَّاعُونِ، فَقَالَ عَبَسٌ: يَا طَاعُونُ خُذْنِي، ثَلَاثًا يَقُولُهَا، فَقَالَ لَهُ عُلَيْمٌ: لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ، وَلَا يُرَدُّ فَيُسْتَعْتَبَ» فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " بَادِرُوا بِالْمَوْتِ سِتًّا: إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ، وَاسْتِخْفَافًا بِالدَّمِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَهُ يُغَنِّيهِمْ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْهُمْ فِقْهًا "

زاذان نے علیم الکندی سے روایت کیا کہ علیم نے کہا :ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوئے تھے ،ہمارے ساتھ ایک صحابی جناب عبس غفاری رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرماتھے ،ان دنوں لوگ طاعون کی وجہ شہر سے نکل رہے تھے ، سیدنا عبس غفاری کہنے لگے : اے طاعون! مجھ پر طاری ہو جا۔ (انہوں نے یہ بات تین دفعہ کی)۔ یہ بات سن کر علیم نے انہیں کہا: آپ موت کی تمنا کیوں کرتے ہیں، (کیا آپ نہیں جانتے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا تھا:
”کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ موت اعمال کے سلسلے کو منقطع

کر دینے والی چیز ہے، کسی کو (موت کے بعد) دوبارہ دنیا میں واپس نہ بھیجا جائے گا ،کہ وہ توبہ کرلے۔"

تو سیدنا عبس غفاری نے فرمایا: میں نے طاعون میں مبتلا ہونے کی دعاء اس لئے کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "موت (آنے سے پہلے)ان چھ چیزوں سے کی طرف سبقت کرو ،(1) بیوقوفوں کی حکومت، (2)پولیس والوں کی کثرت،(3) انصاف کا بک جانا،(یا عہدوں کی خرید و فروخت) (4) قتل کو معمولی سمجھتا، (5)قطع رحمی کرنا اور(6) ایسی نئی نسل کا ظہور جو قرآن کریم کو مزامیر کی طرح گا کر پڑھیں گے ،اور اس طرح قرآن پڑھنے والے کو آگے کیا جائے گا اور وہ گنگنا رہا ہو گا ، اس میں دین کی سمجھ بوجھ (اس فتنہ کے زمانے کے دوسرے) لوگوں سے بھی زیادہ کم ہو

سند میں عثمان بن عمیر ضعیف ہے اور عُلیم الكندي مجہول ہے

مسند احمد کے محقق شعيب الأرنؤوط کے مطابق یہ سند ضعیف ہے لیکن طبرانی میں یہ صحیح سند سے ہے

وأخرجه الطبراني 18/ (62) عن أحمد بن علي الأبّار، عن علي بن خشرم، عن عيسى بن يونس - وهو ابن أبي إسحاق السبيعي- و18/ (63) من طريق مندل- وهو ابن علي العنزي- كلاهما عن موسى- وهو ابن عبد الله الجهني- عن زاذان، عن عابس الغفاري قال: سمعت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتخوف على أمته ست خصال، فذكرها ... ، ولم يذكر القصة. والإسناد الأول صحيح

طبرانی کبیر میں ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَابِسٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: " يَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِهِ سِتَّ خِصَالٍ: إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَالرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، واسْتِخْفَافُ بِالدَّمِ، وَنَشْوٌ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُقَدِّمُونَ الرَّجُلَ لَيْسَ بِأَفْقَهِهِمْ وَلَا أَفْضَلِهِمْ يُغَنِّيهِمْ غِنَاءً "

راقم کہتا ہے یہ سند منقطع ہے زاذان کا سماع عَابِسٍ الْغِفَارِيِّ سے نہیں ہے

یہی متن ، دوسری سند سے كتاب الآحاد والمثاني از أبو بكر بن أبي عاصم الشيباني (المتوفى: 287هـ) میں ہے

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ عَابِسٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ عَلَى سَطْحٍ لَهُ فَرَأَى نَاسًا يَتَرَحَّلُونَ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوا: يَتَرَحَّلُونَ مِنَ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: يَا طَاعُونُ خُذْنِي، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَخِيهِ: تَتَمَنَّى الْمَوْتَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ الْعَمَلَ، وَلَا يَرُدُّ الرَّجُلَ فَيُسْتَعْتَبَ» ، قَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تُدْرِكَنِي سِتٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُنَّ: «الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ، وَالتَّهَاوُنُ بِالدِّمَاءِ، وَإِمَارَةُ السُّفَهَاءِ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَالرَّجُلُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ يُغْنِّي بِهِ الْقَوْمَ، وَالْقَوْمُ يُقَدِّمُونَ الرَّجُلَ لَيْسَ بِخَيْرِهِمْ وَلَا بِأَفْقَهِهِمْ يُغَنِّيهِمْ بِالْقُرْآنِ»

یہ سند منقطع ہے

القاسم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود .... قاله أبو حاتم وقال بن المديني لم يلق من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم غير جابر بن سمرة

قاسم کا سماع سوائے سمرہ کسی صحابی سے نہیں

امام احمد نے قاسم کی أبي أمامة سے روایت کردہ ایک حدیث کو بھی رد کیا

وقال أبو بكر الأثرم أحمد بن محمد: سمعت أبا عبد الله، وذكر له حديث، عن القاسم الشامي، عن أبي أمامة، أن الدباغ طهور، فأنكره، وحمل على القاسم

فقہاء و اسلاف کے فتاوی

تاریخ دمشق ، سنن الکبری البیہقی میں ہے امام الأوزاعي کہتے ہیں
قول أهل الحجاز: استماع الملاهي... من غير عذر
اہل حجاز کا قول ہے کہ آلات موسیقی سن سکتے ہیں اس میں کوئی عذر نہیں ہے
محدث أبو الفضل محمد بن طاهر بن علي بن أحمد المقدسي الشيباني، المعروف بابن القيسراني (المتوفى: 507هـ) نے باقاعدہ السماع کے نام سے کتاب لکھی اور موسیقی حرام کرنے والی روایات کے ضعف کو واضح کیا -
دوسری طرف موسیقی کی حرمت کے قائلین کی جانب سے دعوی کیا جاتا ہے کہ موسیقی کی حرمت پر تمام اہل علم کا اجماع ہے – اس قسم کا قول ابن عبد البر کا کتاب جامع بیان العلم میں ہے
أَمَّا عِلْمُ الْمُوسِيقَى وَاللَّهْوِ فَمُطَّرَحٌ وَمَنْبُوذٌ عِنْدَ جَمِيعِ أَهْلِ الْأَدْيَانِ
جہاں تک علم موسیقی ہے تو یہ تمام ادیان میں قابل رد ہے
راقم کہتا ہے ابن عبد البر لگتا ہے کسی غار میں رہتے تھے – موسیقی تو نصرانی اپنے کلیسا میں بجاتے ہیں –
ابن رجب فتح الباری میں لکھتے ہیں
وأما استماع آلات الملاهي المطربة المتلقاة من وضع الأعاجم، فمحرم مجمع على تحريمه، ولا يعلم عن أحد منه الرخصة في شيء من ذَلِكَ، ومن نقل الرخصة

فيه عن إمام يعتد به فقد كذب وافترى.

آلات ملاہی طرب والے جو عجمییوں سے ملے ہیں ان کی حرمت پر اجماع ہے اور کسی کو بھی نہیں جانتے جس نے اس میں رخصت دی ہو اور جو رخصت کا کہتا ہے وہ کذب و افتری کر رہا ہے

جواب میں شوکانی نے کتاب ابطال دعوی اجماع علی تحریم مطلق السماع میں اس دعوی کو رد کیا کہ موسیقی کی حرمت پر اجماع ہے

إبطال دعوى الإجماع

على

تحريم مطلق السماع(١)

تأليف

محمد بن علي الشوكاني

حقّقه وعلّق عليه وخرّج أحاديثه

محمد صبحي بن حسن حلاق

أبو مصعب

شوکانی نے واضح کیا کہ اجماع کا دعوی بے بنیاد ہے-دوسری طرف ابن رجب کتاب نزهة ألأسماع میں کہتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد المدنی اور عبد اللہ بن الحسن بصری قاضی بصرہ اس اجماع کو نہیں مانتے

اختلاف الأئمة العلماء از یحیی بن (هُبَيْرَة بن) محمد بن هبيرة الذهلي الشيبانيّ، أبو المظفر، عون الدين (المتوفى: 560هـ) میں ہے کہ فقہاء کا آلات موسیقی بیچنے پر اختلاف ہے

وَاخْتلفُوا فِي جَوَاز بيع آلَة الملاهي.

فَقَالَ مَالك وَأحمد: لَا يجوز بيعهَا، وَلَا ضَمَان على متلفها.

وَقَالَ أَبُو حنيفَة: يجوز بيعهَا وَيضمن متلفها.

امام مالک و احمد کہتے ہیں بیچنا جائز نہیں ہے .. ابو حنیفہ کہتے ہیں جائز ہے

المدخل از ابن الحاج (المتوفی: 737ھ) میں مالکی فقہیہ امام مالک کے حوالے سے لکھتے ہیں

وَقَدْ سُئِلَ مَالِكٌ - رَحِمَهُ اللَّهُ - عَمَّا رَخَّصَ فِيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ الْغِنَاءِ فَقَالَ: إنَّمَا يَفْعَلُهُ عِنْدَنَا الْفُسَّاقُ

امام مالک سے غنا پر سوال کیا گیا کہ اہل مدینہ اس کی رخصت دیتے ہیں تو امام مالک نے کہا یہ ہمارے فاسق کرتے ہیں

اس اثر کی سند معلوم نہیں ہے - التهذيب في اختصار المدونة شئ خلف بن أبي القاسم محمد، الأزدي القيرواني، أبو سعيد ابن البراذعي المالكي (المتوفى: 372ھ) میں ابن ماجشون صاحب مالك کا ذکر ہے

مصعب ابن عبد الله الزبيري يقول: عبد الملك بن عبد العزيز الماجشون، كان في زمانه مفتي أهل المدينة

عبد الملك بن عبد العزيز الماجشون اپنے زمانے کے اہل مدینہ کے مفتی تھے

قال أحمد بن حنبل: قدم علينا ومعه من يغنيه

امام احمد نے کہا یہ ہمارے شہر پہنچے تو ان کے پاس وہ تھے جو گاتے تھے

کتاب المنتجيلي میں ہے بحوالہ اکمال تہذیب الکمال از مغلطآئی

قال يحيى بن معين: قدم علينا ابن الماجشون فكنا نسمع صوت معازفه

ابن معین نے کہا ابن ماجشون ہمارے پاس آئے تو ہم معازف کی آواز سنتے

وقال النسائي: فقهاء الأمصار من أصحاب مالك من أهل المدينة: عبد الملك بن

الماجشون؛ ولعبد الملك بن الماجشون كلام كثير في الفقه وغيره.

نسائی کہتے ہیں مدینہ میں اصحاب مالک میں عبد الملك بن الماجشون ہیں اور عبد الملك بن الماجشون کا فقہ میں بہت کلام ہے

قال مصعب بن عبد الله الزبيري: عبد الملك مفتي أهل المدينة في زمانه، وكان ضرير البصر، ويقال: عمي آخر عمره، وبيته بيت علم، وخير بيت بالمدينة

مورخ مصعب بن عبد الله الزبيري کہتے ہیں عبد الملک بن ماجشون اہل مدینہ کے مفتی تھے اور ان کا گھر مدینہ کاسب سے بہتر گھر تھا

معلوم ہوا کہ امام مالک کے شاگرد، اہل مدینہ کے فقہ کے امام، مدینہ کے قاضی ، وہ تک معازف سنتے تھے

دوسری طرف اہل شام کہتے کہ عنقریب اس پر لوگ بندر سور بن جائیں گے

عبد الرحمن بْن عبد الله العُمَريّ کے لئے کتاب الولاة وكتاب القضاة للكندي از أبو عمر محمد بن يوسف بن يعقوب الكندي المصري (المتوفى: بعد 355هـ) میں لکھا ہے

وكان العُمَري يشدو بأطراف الغناء عَلَى مغاني أهل المدينة، ويُبرز كثيرًا فِي مجالسه

العُمَري غنا کی مجلسوں میں اہل مدینہ کے گانے والوں کے ساتھ گاتے اور ان میں نمایاں مقام رکھتے تھے

تاریخ فوات الوفيات از ابن خکان میں طويس المغني المتوفی ۹۲ ہجری کا ذکر ہے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور دور اصحاب رسول کا پہلا مغنی ہے

وهو أول من غنى في الإسلام بالمدينة

یہ اسلام میں سب سے اول ہے جس نے مدینہ میں گانا گایا

اور یہ دور علی بن ابی طالب تھا - ابن خلکان نے ذکر کیا

أول صوت غني به في الإسلام صوت غنى به طويس على عهد علي بن أبي طالب رضي الله عنه، وهو:

كيف يأتي من بعيد ... وهو يخفيه القريب

نازح بالشام عنا ... وهو مكسال هيوب

اسی کتاب میں عبد الله بن جعفر بن أبي طالب الجواد کے ترجمہ میں لکھا ہے

وكان لا يرى بسماع الغناء بأساً

یہ گانا گانے میں کوئی برائی نہیں دیکھتے تھے

سیر الاعلام النبلاء از الذھبی میں عَبْدِ اللهِ بنِ جَعْفَرٍ کے ترجمہ میں لکھا ہے

وَمِمَّنْ يَسْتَمِعُ الغِنَاءَ یہ غنا سنتے تھے

سیر الاعلام النبلاء از الذھبی میں سُلَيْمَانُ بنُ عَبْدِ المَلِكِ بنِ مَرْوَانَ کے ترجمہ میں لکھا ہے وَكَانَ سُلَيْمَانُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الغِنَاءِ. سلیمان غنا سے روکتے تھے

اسی کتاب میں یزید الناقص پر لکھا ہے کہ اس نے تقریر کی

أَنَّ يَزِيْدَ النَّاقِصَ قَالَ :

يَا بَنِي أُمَيَّةَ، إِيَّاكُم وَالغِنَاءَ، فَإِنَّهُ يُنْقِصُ الحَيَاءَ، وَيَزِيْدُ فِي الشَّهْوَةِ، وَيَهدِمُ المُرُوْءةَ، وَيَنُوبُ عَنِ الخَمْرِ، فَإِنْ كُنْتُم لاَ بُدَّ فَاعِلِيْنَ، فَجَنِّبُوْهُ النِّسَاءَ، فَإِنَّ الغِنَاءَ دَاعِيَةُ الزِّنَى.

اے بنو امیہ غنا سے بچو ... کیونکہ یہ زنا کی دعوت دیتا ہے

معلوم ہوا کہ متاخرین بنو امیہ غنا سے روک رہے تھے اور بنو ہاشم میں اس کا رواج بڑھ رہا تھا

اور اللہ نے خلافت بنو امیہ سے لے کر بنو ہاشم کو دی- اسی دور کے شامی

راوی غنا و معازف کو رد کر رہے تھے - دوسری طرف مدینہ میں علماء میں غنا سیکھنا ، سکھانا معروف تھا
المَاجِشُوْنُ أَبُو يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بنُ دِيْنَارٍ المَدَنِيّ المتوفی قریب ۱۲۰ ہجری، جو الإِمَامُ عَبْدُ العَزِيْزِ بنُ عَبْدِ اللهِ کے ہی ایک رشتہ دار ہیں ان پر الذھبی نے سیر الاعلام میں ذکر کیا ہے
كَانَ يُعَلِّمُ الغِنَاءَ یہ غنا سکھاتے تھے
اسی کتاب میں ایک مقام پر لکھا ہے
وَكَانَ المَاجِشُوْنُ أَوَّلَ مَنْ عَلِمَ الغِنَاءَ مِنْ أَهْلِ المُرُوْءةِ بِالمَدِيْنَةِ
المَاجِشُوْنُ پہلے شخص ہیں مدینہ میں علم غنا والے
راقم کہتا ہے اغلبا یہاں الذھبی کی مراد ہے یعنی طویس المغني اور عبداللہ بن جعفر کے بعد فقہاء میں -
كتاب إنباه الرواة على أنباه النحاة از جمال الدين أبو الحسن علي بن يوسف القفطي (المتوفى: 646هـ) میں إسحاق بن إبراهيم الموصلىّ أبو محمد کا ذکر ہے جو
أحد العلماء باللغة والغريب وأخبار الشعراء
لغت و الشعراء کے عالم تھے واشتهى الغناء غنا کو پسند کرتے تھے

ابراہیم بن سعد کے ترجمہ میں امام الذھبی نے سیر ج ۸ ص ۳۰۹ میں لکھا ہے
وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ يُجِيْدُ صِنَاعَةَ الغِنَاءِ. ابراہیم غنا کے فن میں جدتیں کرتے
تاريخ بغداد میں ہے
أَخْبَرَنَا عَلِيّ بْن أَبِي علي المعدّل، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر مُحَمَّد بْن إِسْحَاق بْن إِبْرَاهِيم بْن

يزيد بْن مهران الصفار الضرير، حَدَّثنَا عَلِيّ بْن الْحَسَن بْن خلف بْن قديد أبو القاسم- بمصر- حَدَّثنَا عُبَيْد اللَّه بْن سَعِيد بْن كثير بْن عفِير، عَن أَبِيهِ. قَالَ: قدم إِبْرَاهِيم بن سعد الزهري العراق سنة أربع وثمانين ومائة، فأكرمه الرشيد وأظهر بره، وسئل عَنِ الغناء فافتي بتحليله

ابراهیم بن سعد مدینہ سے عراق پہنچا سن ۱۸٤ ھ میں تو اس کی الرشید نے بہت تکریم کی اور اس سے غنا پر سوال کیا تو ابراہیم نے اس کے حلال ہونے کا فتوی دیا

تاریخ دمشق میں ہے کہ محدثین ان کے پاس حدیث سننے پہنچے تو

وأتاه بعض أصحاب الحديث ليسمع من أحاديث الزّهريّ فسمعه يتغنّى

یہ گنگنا رہے تھے

الذھبی یوسف بن یعقوب کے ترجمہ میں سیر میں کہتے ہیں

قُلْتُ: أَهْلُ المَدِيْنَةِ يَترخَّصُونَ فِي الغِنَاءِ، هُم مَعْرُوْفُوْنَ بِالتَّسَمُّحِ فِيْهِ.

میں الذھبی کہتا ہوں اہل مدینہ نے غنا کی اجازت و رخصت دی ہے اور وہ اس تحریک کے لئے معروف ہیں

رسالة الرخصة في الغناء والطرب کو امام الذھبی نے مختصر کیا اور شعیب الأرناؤوط نے سیر الاعلام النبلاء ج ۸ ص ۳۰۷ کی تعلیق میں لکھا کہ اس میں الذھبی نے

ويبين أن الغناء المجرد عن الآلات الموسيقية قد أباحه غير واحد من العلماء بشرط أن لا يكون باعثا على تهييج الشهوة

واضح کیا کہ غنا مجرد (گانا گانا) آلات موسیقی کے ساتھ مباح ہے ایک سے زائد علماء کے نزدیک اس شرط پر کہ یہ شہوت انگیزی کا باعث نہ ہو

نتائج

اصلا الہ موسیقی بنانا ایک سائنسی فن ہے اس کا علم عربوں کو یونانی حکماء کی کتب سے ہوا جن کا ترجمہ عباسی دور میں ہوا
ابو یوسف یعقوب ابن اسحاق الکندی المتوفی ۲۵۹ ھ جو امام بخاری و مسلم کے ہم عصر تھے اور خلافت عباسیہ کے دور میں بغداد میں بیت الحکمہ کی ایک اہم ترین شخصیت تھے انہوں نے باقاعدہ موسیقی پر کتاب مرتب کی -
اسی طرح ابو نصر الفارابی المتوفی ۳۳۹ ھ نے بھی موسیقی پر کتاب مرتب کی
ہم تک اس دور کے راویوں کی روایات پہنچی ہیں کہ بانسری بدعت ہے اور جو معازف سنے وہ مسخ ہو جائے گا – معازف میں دف بھی ہے لیکن اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز کیا ہے لہذا ہر وہ روایت جس میں معازف پر بغیر استثنی حرمت کا بیان ہے وہ منکر ہے- ہر وہ روایت جس میں موسیقی سننے پر مسخ کا ذکر ہو وہ ۱۳۰۰ سو سال میں پوری نہ ہونے پر منکر ہے - موسیقی کی مکمل حرمت حدیث سے ثابت نہیں ہوتی جب اس میں شادی بیاہ پر دف اور غنا کا حکم مل گیا لہذا دف کا ساز جائز ہوا -
انبیاء نے عبادت میں موسیقی کو استعمال نہیں کیا ہے – نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنا، نعت کہنا ، اس پر شاعری کرنا اور دف بجانا حدیث سے ثابت ہے – شادی بیاہ میں اور عید پر دف بجانا حدیث سے معلوم ہے

جہاں تک باقی آلات کی ممانعت و حرمت والی احادیث کا تعلق ہے ان کی اسناد صحت کے درجہ میں نہیں ہیں اور اکثر کو ضعیف جمع ضعیف نتیجہ حسن کہہ کر قبول کیا گیا ہے اور پھر تقریروں میں ان کو مکمل صحیح بنا کر پیش کیا جاتا ہے – راقم کے نزدیک یہ اپنے اوپر بیڑیاں ڈالنا ہے جس طرح اہل کتاب کرتے تھے یعنی جس چیز کی حرمت ثابت نہیں ہوتی زہد و تقوی کے نام پر اس کو بھی رواج دیتے تھے –حسن روایات پر حلال و حرام کا فیصلہ نہیں کیا جاتا -

بعض عراقی و شامی راوی جن کا طبعی میلان موسیقی کے خلاف تھا انہوں نے مختلف ادوار میں موسیقی کی حرمت پر روایات کو بیان کیا – ان روایات کا متن ہر ذی شعور کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے –

ان راویوں میں سے بعض نے بیان کیا کہ بعثت نبوی کا ایک فریضہ یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آلات موسیقی مٹانے کے لئے بھیجا گیا تھا- سوال یہ ہے کہ اگر یہ فریضہ تھا تو اس کی عملی شکل والی حدیث کہاں ہے ؟ جس میں ذکر ہو کہ فلاں فلاں موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دف کو توڑا- الٹا ہم کو صحیح سندوں سے معلوم ہے کہ دف کو بجانے کا حکم النبی تھا- دوسری طرف یہ راوی کہتے ہیں کہ تابعین میں اصحاب ابن مسعود دف کو پھاڑ دیتے تھے –

بعض راویوں نے بیان کہ بانسری کی آواز سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کانوں میں انگلیاں دیں –سوال یہ ہے کہ یہ کون سا مقام تھا ؟ مکہ یا مدینہ جہاں یہ سب ہو رہا تھا – اس پر کوئی بات نہیں کرتا – پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ اس عمل سے کرنے والے کو روکتے بھی نہیں- خاموشی سے وہاں سے سرک جاتے

ہیں – اس روایت پر ناقل محدث ابو داود نے خبردار کیا تھا کہ یہ متن منکر ہے لیکن متاخرین نے اس کو مکمل صحیح بنا دیا
دوسری طرف انہی راویوں نے اس اشکال لا ینحل پر بات کی کہ امت میں موسیقی سننے والوں کو اللہ تعالی جہاد میں ترقی عطا کر رہا ہے - بنو امیہ و بنو عباس کے حجازی خلفاء موسیقی سے محظوظ ہوتے رہے ، اللہ تعالی ان کو جہاد میں کامیابی بھی دے رہا تھا لیکن راویوں سے ضبط نہیں ہوا اور بیان کیا کہ بالاخر یہ سب اصحاب دجال بن جائیں گے – یہ تضاد بھری باتیں ناقلین درج کر رہے تھے لیکن لگتا ہے مصروفیت تحریر میں غور و فکر کا ان کو وقت نہیں ملا –
قرن دوم میں اسلام کی جڑ، مدینہ النبی میں لوگ موسیقی سن رہے تھے – عراق کے روایت پسند محدثین اس عمل کو اہل مدینہ پر رخصت یا گنجائش کہتے - اہل مدینہ کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ اہل شام کیا روایت کر رہے ہیں - یہ بھی واضح ہو گیا ہے قرن دوم میں موسیقی کی حرمت پر کوئی اجماع نہیں تھا جیسا کہ بعض متاخرین کا دعوی ہے -
راقم کا مقصد گانوں کے مقابلے منعقد کرنے یا اخلاق باختہ یا شہوت انگیز گانے سنننے کا جواز دینا نہیں ہے بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ آلات موسیقی بجانا اور گانا اسلام میں مباح عمل ہے اس کو مطلقا حرام قرار نہیں دیا جا سکتا – یاد رہے کہ ہر وہ چیز یا عمل جو جائز و حلال ہے وہی اسراف و غلو کی صورت میں حرام بھی بن جاتا ہے- ایسے گانے جو فحش ہوں وہ یقینا حرام ہیں لیکن اردو کے معروف شعراء کا کلام اس قباحت کا نہیں رکھتا مثلا مرزا غالب یا میر دود وغیرہ جس کو غزل کہا جاتا ہے - جدید شعراء میں بھی

لا تعداد اہل فن و ہنر کی ہے ہو فحاشی کے خلاف ہیں اور ان کا کلام اس عیب سے مبراء ہے – شعر کہنا یا گانا اسلام میں کہیں حرام نہیں ہے – اس کو اصحاب بدر و اہل مدینہ نے رواج دیا ہے اور فقہائے مدنیہ کا موسیقی سننا معلوم ہے
صوفیا میں سماع کا مطلب بہت وسیع ہے – وہ اپنی عبادات میں موسیقی کو داخل کرتے ہیں جبکہ اسلام میں یہ معلوم نہیں ہے – دف بجا کر نعت تو صحیح عمل ہے لیکن اس میں شرکیہ کلام داخل کرنا حرام عمل ہے – اس کو مقابر صالحین پر کرنا حرام عمل ہے- اس کلام کے دوران وجد ، حال، رقص کرنا کسی روایت سے معلوم نہیں ہے –لہذا جو حلال ہے وہ واضح ہے اور جو حرام ہے وہ واضح ہے -
داود علیہ السلام سے متعلق روایتوں کا ذکر کرنے کے بعد صوفیاء یہ ثابت کرتے ہیں کہ ترنم سے ذکر الہی کرنا مباح ہے اس میں دف بھی بجا سکتے ہیں - پھر یہ << ھو، ھا - >> کی ضربوں پر منبی محافل کرتے ہیں – دھمال و رقص کیا جاتا ہے جس کو وجد میں آنا کہتے ہیں – رقص کی دلیل صحیح بخاری کی حدیث سے لی جاتی ہے جس میں حبشیوں کے مدینہ میں سرکس و کرتب کا ذکر ہے جس کو دیکھنے کی ام المومنین رضی اللہ عنہا نے گزارش کی تھی – لیکن یہ تمام ادھر ادھر کی ملا کر ایک بدعت کے جواز پر اکھٹا کی جانے والی باتیں ہیں

حواشی

[1] عطاء بن السائب آخری عمر میں اختلاط کا شکار تھے – امام عقیلی کی رائے میں سے آخر میں بصرہ میں عطاء بن السائب المتوفی ۱۳٦ ھ سے سننے والوں میں یہ لوگ ہیں
فأما جرير وخالد بن عبد الله وابن علية وعلى بن عاصم وحماد بن سلمة وبالجملة أهل البصرة فأحاديثهم عنه مما سمع منه بعد الاختلاط لانه إنما قدم عليهم فى آخر عمره انتهى
پس جرير اور خالد بن عبد الله اور ابن علية اور على بن عاصم اور حماد بن سلمة اور دیگر اہل بصرہ آخر میں سننے والوں میں ہیں اختلاط کے عالم میں
كتاب الجرح والتعديل از ابن ابی حاتم میں ہے
وقال أبو طالب: سألت أحمد، يعني ابن حنبل، عن عطاء بن السائب. قال: من سمع منه قديماً كان صحيحاً، ومن سمع منه حديثاً لم يكن بشيء، سمع منه قديماً شعبة، وسفيان، وسمع منه حديثاً جرير، وخالد بن عبد الله، وإسماعيل، يعني ابن علية، وعلي بن عاصم، فكان يرفع عن سعيد بن جبير أشياء لم يكن يرفعها. . «الجرح والتعديل» 6/ (1848)
ابو طالب کہتے ہیں میں نے امام احمد سے عطاء بن السائب پر سوال کیا انہوں نے کہا جس نے ان سے قدیم سنا ہے وہ صحیح ہے اور جس نے بعد میں اس کا سماع کوئی چیز نہیں اور ان سے قدیم سننے والوں میں شعبة، وسفيان ہیں اور جرير اور خالد بن عبد الله اور إسماعيل ابن علية اور علي بن عاصم نے اس سے حدیث سنی جس میں انہوں نے اس کو رفع کر کے سعید بن جبیر تک ان چیزوں کو پہنچایا جو ان تک نہیں جاتی تھیں
یعنی عطاء بن السائب سے جریر نے آخر میں سنا جو عالم اختلاط تھا اور اس میں انہوں نے روایات کو سعید بن جبیر تک پہنچا دیا- اس عالم میں عطاء بن السائب روایات کو صحابہ تک لے جاتے جبکہ وہ التابعین کی بات ہوتی
الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما از ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) ، شعب الإيمان از البیہقی ، مسند احمد کے مطابق اسکو حماد بن سلمہ نے بھی عطاء بن السائب سے روایت کیا ہے- ابن حجر نے فتح الباري (3/462) میں رائے اختیار کی ہے کہ نے حماد بن سلمة نے عطاء بن السائب سے اختلاط سے قبل یا بعد سنا ہے اس میں اختلاف ہے فتح الباری (ج ۱ ص ٤۲۵) میں کہتے ہیں
وَتحصل لي من مَجْمُوع كَلَام الْأَئِمَّة أَن رِوَايَة شُعْبَة وسُفْيَان الثَّوْريّ وَزُهَيْر بن مُعَاوِيَة وزائدة وَأَيوب وَحَمَّاد بن زيد عَنهُ قبل الِاخْتِلَاط وَأَن جَمِيع من روى عَنهُ غير هَؤُلَاءِ فَحَدِيثه ضَعِيف لِأَنَّهُ بعد اخْتِلَاطه إِلَّا حَمَّاد بن سَلمَة فَاخْتلف قَوْلهم فِيهِ
اور جو اس تمام کلام سے حاصل ہوا ہوا وہ یہ کہ شعبہ اور سفیان اور زہیر اور زائدہ اور ایوب اور حماد بن زید نے عطَاءٍ سے اختلاط سے قبل سنا پس ان کے علاوہ کسی اور کی حدیث ضعیف ہو گی سوائے حماد بن سلمہ کی روایت کے کہ ان کے بارے میں اختلاف قول ہے
لیکن ج 3 ص ٤۵۲ پر جا کر جب حجر اسود والی یہ روایت پر بحث آئی تو اس کے دفاع میں سب بھول بھال گئے اور کہا وَحَمَّادٌ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءٍ قَبْلَ الِاخْتِلَاطِ اور حماد بن سلمہ نے عطَاءٍ سے اختلاط سے قبل سنا ہے- یعنی ایک ہی کتاب میں موقف تبدیل کر گئے – ابن حجر کی بات کی کوئی دلیل نہیں – كتاب الضعفاء الكبير از العقيلي (المتوفى: 322هـ) میں اس پر بحث ہے
قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِيَحْيَى: وَكَانَ أَبُو عَوَانَةَ حَمَلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِطَ؟ فَقَالَ: كَانَ لَا يَفْصِلُ هَذَا مِنْ هَذَا،

وَكَذَلِكَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ -وَكَانَ يَحْيَى لَا يَرْوِي حَدِيثَ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ إِلَّا عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

علی المدینی نے کہا میں نے یحیی القطان سے کہا کہ أَبُو عَوَانَةَ نے عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ سے اختلاط سے قبل روایت لی ؟ انہوں نے کہا اس نے اس کو واضح نہیں کیا اور اسی طرح حماد بن سملہ نے بھی اور یحیی، عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ کی صرف شعبہ اور سفیان کی روایت لکھتے

الضعفاء الکبیر از عقیلی کے مطابق

عباس کہتے ہیں میں نے یحیی کو سنا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ کے حوالے سے کہ

سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: مَنْ سَمِعَ مِنْهُ قَدِيمًا، وَمَنْ سَمِعَ وَقَدْ تَغَيَّرَ فَلَيْسَ هُوَ بِذَاكَ

جس نے اس سے قدیم سنا (وہ صحیح ہے) لیکن جس کسی نے بعد میں سنا اور یہ بدل گیا تھا تو وہ ایسا (صحیح) نہیں

عصر حاضر کے ایک محقق کتاب مَنْهجُ الإمَامِ الدَّارَقطنِي في نقدِ الحديث في كِتَابِ العِلَّل از أبو عبد الرحمن الداودي ایک دوسری روایت کی بحث میں کہتے ہیں

لأن جرير وحماد سمعا من عطاء بن السائب بعد الاختلاط، قال أبو سعيد العلائي: " وذكر العقيلي أن حماد بن سلمة ممن سمع منه بعد الاختلاط. قال ابن القطان: وكذلك جرير وخالد بن عبد الله وابن علية وعلي بن عاصم وبالجملة- أهل البصرة فإنَّ أحاديثهم عنه مما سمع بعد الاختلاط لأنَّه قدم عليهم في آخرة عمره

کیونکہ بے شک حماد بن سلمہ اور جریر نے عطاء بن السائب سے اختلا ط کے بعد سنا ہے ایسا خلیل بن کیکلدي بن عبدالله العلائي نے کہا کہ اس کا ذکر عقیلی نے کیا کہ حماد بن سلمہ سے اختلاط کے بعد سنا ہے اور ابن القطان کہتے ہیں اور اسی طرح جریر... اہل بصرہ نے عطاء بن السائب سے آخری عمر میں عالم اختلاط میں اس سے سنا

اس بحث سے علم ہوا کہ حماد بن سلمہ اور جریر بن عبد اللہ نے عطاء بن السائب سے جو روایت کیا وہ متقدمین محدثین کے ہاں ضعیف سمجھا جاتا تھا – عطاء بن السائب نے سعید بن جبیر کی بات رفع کر کے ابن عباس تک پہنچا دی -

[2] ابن حزم اس کے قائل ہیں کہ یہ روایت امام بخاری نے ہشام سے نہیں سنی - بعض لوگوں نے اپنی نا سمجھی میں دعوی کیا ہے کہ صحیح البخاری میں دو اور مقامات پرھشامِ بن عمّارسے امام بخاری کا سماع ثابت ہے۔ راقم کہتا ہے یہ صحیح بات ہے لیکن یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ یہ موسیقی والی روایت بھی ہشام سے سنی تھی ؟ امام بخاری کا انداز بتا رہا ہے کہ انہوں نے یہ مخصوص روایت نہیں سنی دیگر سنی تھیں اسی لئے ان کو اخبرنا سے نقل کیا اور اس پر محض قال کہا

[3] یہ تحقیق اس کتاب میں موجود ہے

https://www.amazon.com/Passion-Vitality-Foment-Dynamics-Judaism/dp/B007K54LHQ